# تحریکات

# قلبِ قرآنِ کریم

# سُورۂ یٰسٓ

تالیف
الحاج محمد سعید عارف

تو اپنے سر پر کُوکنے والی قیامت سے اللہ رب العزت کی پناہ مانگنے سے ہی بنے گی ۔ البتہ دوبارہ جی اُٹھنے پر خدا تعالیٰ کی قدرت سے لوگوں کو ایسے محسوس ہو گا جیسا کہ وہ ایک دروازے سے گزر کر دوسرے مقام پر حاضر ہو گئے ہیں ۔ ماشاء اللہ تبارک اللہ عزّوجلّ

Marfat.com

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾
قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ
صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ
لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ
اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾

## ونفخ فی الصور ---- الاما کنتم تعملون (۵۴)

ترجمہ : اور جب صُور پھونکا جائے گا اس کے ساتھ ہی ساتھ لوگ اپنی قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف دوڑتے چلیں گے (۵۱) وہ کہیں گے ہماری بد نصیبی ہے کس نے ہمیں قبروں سے نکال باہر کیا ہے (سکتہ) یہ ہے وہ جو رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور سچ فرمایا تھا اس کے رسولوں نے (۵۲) یہ تھی وہ یکبارگی آواز جس کے سبب وہ سب کے سب ہماری بارگاہ میں حاضر کر دیے گئے ہیں (۵۳) پس آج کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہو گا اور نہ ہی تم کو تمہارے اعمال کے سوا بدلہ دیا جائے گا (۵۴)

الفاظ معانی

(نفخ ۔ پھونکا گیا فعل ماضی مجہول) الصور ۔ سینگ ، کرنا ، بگل ، نرسنگا ۔ جس کو اسرافیل علیہ السلام بروز قیامت خلق کے مرنے اور زندہ کرنے کے لئے حکم خداوندی کے تحت پھونکیں گے) (اجداث ۔ قبریں واحد جدث) الی ربھم ۔ اپنے رب کی طرف) (ینسلون ۔ نکل کر دوڑتے ہیں ، نسل مصدر) یاویلنا ۔ ہماری خرابی ہے) بعثنا ۔ ہمیں نکالا ہمیں بھیجا) مرقدنا ۔ ہماری قبریں جہاں سوئے پڑے تھے) لاتظلم ۔ ظلم نہیں کیا جائے گا) (تجزون ۔ تم جزاء دیے جاؤ گے) (کنتم ۔ تم تھے) (تعملون ۔ تم کرتے ہو)
(کنتم تعملون ۔ تم کرتے تھے ۔ اگر مضارع سے پہلے کان لگایا جائے تو ماضی

Marfat.com

کے معنے لئے جاتے ہیں)

توضیح : قیامت کے لئے جو صور پھونکا جائے گا اس سے زمین و آسمان کے درمیان بسنے والی ساری کی ساری مخلوق موت سے ہمکنار ہو گی اور یہ دنیا فناہ کے گھاٹ اتر جائے گی حتیٰ کہ سورج چاند ستاروں سمیت نظام کائنات درہم برہم ہو کر رہ جائے گا اور پھر دوسرا صور پھونکا جائے گا تمام مردے سراسیمگی کے عالم میں اپنی قبروں سے زندہ ہو کر باہر نکل آئیں گے زمین کوٹ کر ہموار کر دی جائے گی میدان محشر قائم کر دیا جائے گا کافر قبروں سے نکلنے کے بعد اپنے گناہوں کی بدولت خوفزدہ ہونگے اور چیخیں گے اور پکار کریں گے کہ انہیں کس نے قبروں سے نکال باہر کیا ہے ۔ اس سے اچھا تھا کہ ہم عذاب قبر میں ہی مبتلا رہتے ، اور ہمیں یہ ہولناک گھڑی دیکھنے کو نہ ملتی اس پر نیک لوگ انہیں جواب دیں گے کہ یہ رحمٰن کے اس وعدہ کے تحت ہوا ہے جو اس نے کائنات کی تخلیق کے وقت فرمایا تھا اور جس کی اطلاع اللہ کے رسول دیتے چلے آئے تھے آج تو خیر سے ان کی صداقت تم سب کو معلوم ہو ہی چکی ہے ۔ یہ سب کچھ ایک آواز کے نتیجے میں تم دیکھ رہے ہو پس یہ ایک ایسا دن ہے جس میں عدل و انصاف کیا جائے گا اور تم لوگوں کو وہی کچھ حاصل ہو گا جس کے تم اہل ہو گے اور بدلے میں وہی کچھ دیا جائے گا جو تم عمل کرتے تھے گویا دنیا کی زندگی میں تم باہم فیصلے کیا کرتے تھے اور جو چاہتے تھے کرتے تھے اور تمہیں احکام الٰہی کی کچھ پرواہ نہ تھی ، تمہارے فیصلوں میں بے ایمانی جانب داری اور ظلم و زیادتی کی بُو آتی تھی جبکہ آج کے فیصلے عدل و انصاف کے تقاضوں کے عین مطابق ہونگے ، اور کسی پر کوئی ظلم و زیادتی نہیں ہونے دی جائے گی تم ذرا دیکھتے رہنا کہ ہم یہ سب کچھ کیسے کرتے ہیں ، سبحان اللہ رَبِّ کائنات سے بہتر کون عدل و انصاف فرما سکتا ہے جو دانا و بینا ہے اور مخلوق میں سے کسی کے ساتھ اس کی کوئی غرض بھی وابستہ نہیں ۔ مزید تفصیل آئندہ آیات میں ملاحظہ کی جائے ۔

Marfat.com

اِنَّ اَصۡحٰبَ الۡجَنَّةِ الۡيَوۡمَ فِىۡ شُغُلٍ فٰكِهُوۡنَ ۚ﴿۵۵﴾ هُمۡ وَاَزۡوَاجُهُمۡ فِىۡ
ظِلٰلٍ عَلَى الۡاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوۡنَ ۚ﴿۵۶﴾ لَهُمۡ فِيۡهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمۡ مَّا يَدَّعُوۡنَ ۚ﴿۵۷﴾
سَلٰمٌ ۚ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِيۡمٍ ۚ﴿۵۸﴾ وَامۡتَازُوا الۡيَوۡمَ اَيُّهَا الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۚ﴿۵۹﴾

## (إن اصحاب الجنة ---------- ايها المجرمون)

ترجمہ : بیشک جنت والے آج کے دن بہلاووں میں چین کرتے ہیں (۵۵) وہ اور ان کی بیبیاں سایوں میں ہیں مسندوں پر تکیہ لگانے (۵۶) ان کے لئے اس میں میوہ ہے اور جو وہ مانگیں (۵۷) ان پر سلام ہو کا فرمانا پروردگار مہربان کا (۵۸) آج الگ پھٹ جاؤ (تم سب) اے مجرمو (۵۹)

الفاظ معانی

(اصحاب الجنۃ ۔ جنت والے یا جنتی لوگ) (الیوم ۔ خاص روز قیامت کے لئے) شغُل ۔ کام ، مشغلہ ، مصروفیت) (فاکھون ، جی بہلانے والے ، خوش ہونے والے) ازواجہم ۔ ان کی بیبیاں ، ساتھی ، ہمجولی) ظلال ۔ سائے) (ارائک ۔ تخت اریکہ واحد) متکئون ۔ تکیہ لگائے ہوئے اتکاء مصدر) (فاکہۃ میوہ ، فواکہ ۔ جمع) (ولھم ۔ اور ان کے لئے) (ما ۔ جو) یدّعون ۔ وہ طلب کریں) (سلام ۔ امن ، کلمۂ خیر) (امتازوا : تم الگ ہو جاؤ امتیاز ۔ مصدر)

توضیح : قیامت کی ہولناکیاں کیسی ہی کیوں نہ ہوں ، اللہ کے فرمانبردار بندوں کو بلاحیل و حجت جنت میں داخل کر دیا جائے گا وہ قیامت کے ہنگاموں اور ہنگاموں سے یکسر محفوظ و ماموں رہیں گے کیونکہ آج اللہ تعالیٰ نے ان کے نیک اعمال کا بدلہ انہیں عطا فرما دیا ہے اور سب تکالیف اور دکھ درد ان سے رخصت ہو چکے ہیں ۔ رب رحیم و کریم کی طرف سے ان کو ہر طرح کی سلامتی کا پیغام دیا جائے گا کیونکہ دنیا کی زندگی میں وہ اللہ کی راہ میں بڑے بڑے مصائب برداشت کر کے آئے ہیں اس لئے آج ان پر کسی قسم کا خوف مسلط نہیں رہا ۔ متقی لو

Marfat.com

جہنم کے بڑھکتے ہوئے شوروغل کی بھنک بھی جنت میں ان کو سنائی نہیں دے گی ، انہیں امن و سکون ، راحت و انبساط کی معراج حاصل ہو گی ۔ البتہ آج کے دن تمام مجرموں کو پُررعب آواز کے ساتھ ایک طرف کر کے کھڑا کر دیا جائے گا ۔

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ
مُّبِيْنٌ ۙ﴿۶۰﴾ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ اَضَلَّ
مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ؕ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ
كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾

ترجمہ : اے اولاد آدم کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا کہ تم شیطان کی پوجا نہ کرو گے بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے (۶۰) اور میری بندگی میں رہو گے کہ یہ سیدھی راہ ہے (۶۱) اور بیشک اس نے تم میں سے بہت سے نسلوں کو بہکا دیا کیا تم عقل کرنے کو نہ آئے تھے (۶۲) یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ تھا (۶۳) آج اس سے ہی مل لو اپنے (اُس) کفر کے بدلے (۶۴)

الفاظ معانی

(لاتعبدوا ۔ بندگی یا عبادت نہ کرو) شیطان ۔ سرکش ، شریر ، بدروح ، آفت کا پرکالہ) عدو ۔ دشمن) (مبین ۔ کھلا ظاہر) اعبدونی ۔ میری بندگی کرنا) (صراط مستقیم ۔ سیدھی راہ) (ولقد ۔ اور بے شک) (اضل ۔ اس نے گمراہ کیا) (منکم ۔ تم میں سے) (جبلًا ۔ خلقت) (افلالم ۔ کیا نہیں) (تعقلون ۔ تم عقل کرتے ہو) (توعدون ۔ تم وعدہ دیے گئے ہو) (اصلوا ۔ ملو) (تکفرون ۔ تم کفر کرتے ہو)

توضیح : اہل جنت کو سلامتی کا پیام عطا فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل جفا پر عذاب نازل ہو گا اور انہیں وہ وعدہ یاد دلایا جانے کا جو روز الست ان سے لیا گیا تھا اور جس کے متعلق انبیاءؑ بھی انہیں یاد دلاتے رہے تھے ۔ وعدہ یہ تھا کہ دنیا کی زندگی میں شیطان مردود کے پیچھے نہ چلنا کیوں کہ اس کی ہر دلکش بات میں برائی اور نافرمانی چھپی ہوتی ہے اور اللہ پاک کی بندگی میں زیادہ تر معروف

Marfat.com

رہنا کیونکہ اس پاک ذات کی طرف لوٹ جانے کا یہی بہترین طریقہ ہے ۔ مگر انسان کے دیکھتے دیکھتے شیطان نے بے شمار خلقت کو بھٹکا دیا اور لوگ عذاب الٰہی کا شکار ہو گئے ، جرم و گناہ پر سب نے لعنت بھیجی مگر اپنا دامن اس آلودگی سے پھر بھی نہ بچا سکے ۔ یہ کیسا جادو تھا جس نے عقل و فکر کی نگاہ کو بھی اندھا کر کے رکھ دیا ۔ اپنے سامنے بہت سوں کو ظلم کی بیڑی پر سوار ہوتے اور غرق ہوتے دیکھا مگر پھر بھی تم نے عقل کے ناخن نہ لئے اب تمہاری سزا یہی ہے کہ اس جہنم میں داخل ہو جاؤ جس کی طرف دنیا کی زندگی میں تمہارا میلان رہا ، تمہارے کفر کے سارے میل کچیل اسی میں دھوئے جائیں گے ۔ مگر بے سود ۔

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ
بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا
الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ
فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ
فِى الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾

**الیوم نختم ---------- افلا یعقلون**

ترجمہ : آج کے دن ہم ان کے مونہوں پر مہریں کر دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں ان پر گواہی دیں گے جو کچھ کے وہ کرتے تھے (٦٥) اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں بے نور کر دیتے تو وہ لپک کر راستے کی طرف بڑھتے تو انہیں کچھ نہ سوجھتا (٦٦) اور اگر ہم چاہتے تو ان کی صورتیں ان کے ٹھکانوں پر مسخ کر دیتے اور نہ آگے بڑھ پاتے اور نہ پیچھے کو ہی لوٹ سکتے (٦٧) اور ہم جس کی جونہی عمر دراز کرتے ہیں تو اسے ہم طبیعی لحاظ سے کمزور کر دیتے ہیں پھر بھی کیا عقل نہیں رکھتے ۔

الفاظ معانی

(نختم ۔ ہم مہر کرتے ہیں) افواہ ۔ منہ فوہ واحد) (تکلمنا ۔ ہم سے بات کرتے ہیں) (ایدی ۔ ہاتھ ید ۔ واحد) (تشھد وہ (جمع مونث) گواہی دیتے ہیں (مسخنا ۔ ہم نے بدلا ہم نے مسخ کیا) (استطاعوا ۔ ان کو استطاعت ہوئی) (مضی ۔ آگے گزرنا) (یرجعون ۔ وہ لوٹتے ہیں) (نعمر ۔ ہم عمر دراز کرتے ہیں) (ننکسہ ۔ ہم اسے کم کرتے ہیں یا گھٹاتے ہیں) (فی الخلق ۔ پیدائش کے لحاظ سے ، بناوٹ کے لحاظ) (افلا یعقلون ۔ کیا عقل نہیں کرتے)

توضیح : مجرمین کا ہمیشہ سے یہی شیوہ رہا ہے کہ وہ اپنے جرائم کا اعتراف کرنے

Marfat.com

کی بجائے حیل و حجت سے کام لیتے ہیں اور ان کا مقابل خواہ کتنا ہی سچا کیوں نہ ہو اسے جھٹلانے کی کوشش کرتے ہیں مگر قیامت کے اس دن میں وہ ایسا نہیں کر پائیں گے اللہ کے حکم سے ان کے مونہوں کو گویا سی کر رکھ دیا جائے گا اور ان کے ہاتھ اور پاؤں بول بول کر ان کے کرتوت سنانے لگیں گے یہ گواہ ہر آن اور ہر گاہ ان کے ساتھ ساتھ رہے تھے اور ان کے ہر جائز و ناجائز حکم کو پورا کرنے کے لئے لپکتے تھے خواہ یہ ان کے ہاتھ کٹ جائیں یا پاؤں بری راہوں پر چلتے چلتے آبلوں سے چھلنی کیوں نہ ہو کر رہ جائیں ۔ ان کے مونہوں پر جو مہریں لگی ہیں یہ عدل و انصاف کا تقاضہ ہے تاکہ انہیں اپنے کیئے ہوئے سب اعمال کا پتہ چل جائے وگرنہ وہ اس لائق ضرور تھے کہ اللہ کے حکم سے ان کی آنکھیں غائب کر دی جاتیں اور سزا کے طور پر اُن کی صورتیں ان کے ٹھکانوں پر ہی بدل کر رکھ دی جاتیں ، اُنہیں زندگی کے ان ایام میں بھی عقل نہ آئی جب وہ جوانی کی خوبصورت بہاریں گزار کر بڑھاپے کی عمر کو پہنچ گئے اور ان کے قوائے جسمانی جواب دے گئے ۔ کیا یہ اتنا بھی نہ سوچ سکے کہ ان کی اگلی منزل اب شہر خموشاں ہے اور پھر قبر سے نکل کر محشر کی طرف جانے کے متعلق کوئی سچا انہیں بے لوث طور پر پیشگی طور پر مطلع کرتا ہے ان کی عقل کو کیا ہوا ہے ۔

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۶۹﴾
لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۰﴾

**وما علمنٰاه الشعر ---------- علی الکافرین**

اور ہم نے اس (محبوبؐ) کو شعرو شاعری کا سبق تو نہیں دیا اور نہ ہی یہ بات اس کی شان کے لائق تھی مگر وہ تو ہے نصیحت کی بات اور قرآن مبین (۶۹) تاکہ (اُس کے ذریعہ) خبردار کیا جائے جو کوئی (صاحب دل) زندہ ہے اور اتمام حجت (بھی) ہو سب کافروں پر (۷۰)

**الفاظ معانی**

(وما علمناہ ۔ اور ہم نے اسے نہیں سکھایا) (الشعر ۔ موزوں کلام جس میں قافیہ اور ردیف کا اہتمام ہو ۔ مفہوم کے لحاظ سے خیالی باتیں جو شاعروں کی طبع زاد ہوتی ہیں اور ان کی کچھ حقیقت نہیں ہوتی) وَمَا یَنْبَغِی ۔ اور نہ ضرورت ہے) (ان ھو الا ۔ یہ ہے مگر) ذکر ۔ نصیحت ، ہدایت ، رہبری ، علاوہ ازیں قرآن حکیم میں بیس مفہوم اس کے ذریعہ ادا کئے گئے ہیں (الاتقان) لینذر ۔ تاکہ ڈرایا جائے یا خبردار کیا جائے) (من کان ۔ جو کوئی تھا) (حیا ۔ زندہ ، صاحب دل ، صاحب عقل و خرد) (یحق ۔ حجت پوری کی جائے)

توضیح : ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے کفار کے ان حجت طرازیوں کا بطلان فرمایا ہے جو آئے دن قرآن کریم کے متعلق ڈھاتے رہتے تھے ۔ کبھی کہتے کہ شاعروں کی طرح کی خیالی باتیں ہیں ، کبھی کہتے کہ یہ جادو کا کلام ہے جو کوئی سنتا ہے گرویدہ ہو جاتا ہے اور جب کوئی بس نہ چلتا تو کہتے کہ "ھذا شیٔ عجاب" "یہ عجب سے بھی عجب کلام ہے" جب ان کے ایک سردار عتبہ بن ربیعہ نے نبیؐ اُمی صلی اللہ علیہ وسلم سے خدا کا کلام سنا تو اپنے ساتھیوں کے سامنے جا کر یہ کہا "انی

Marfat.com

سمعت قولًا واللہ ما سمعت مثلہ قط ، واللہ ماھو بالشِعْر وَلَا بالسِحْر ولا بالکہانۃ" میں نے ایک ایسا کلام سنا ہے خدا کی قسم میں نے اس جیسا کلام کبھی نہیں سنا ۔ اللہ کی قسم نہ تو وہ شعر ہے اور نہ جادو اور نہ کہانت ۔ کیونکہ میں سب کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہوں ، لیکن اگر ہو سکے تو لوگوں کو اس سے دور رکھنے کے لئے اسے جادو کا کلام مشہور کر دیا جائے تو کچھ بات بن سکتی ہے ۔ لیکن جب ان کی سب کی سب تدبیریں ناکام ہو کر رہ گئیں اور حقیقتِ حال کو چھپا نہ سکے تو آجا کر انہوں نے قرآن کریم کے ساتھ عداوت کی تان اس بات پر توڑی کہ ہو نہ ہو وہ قرآن حکیم میں بیان کئے گئے اٹل حقائق مثلاً حیات بعد الموت ، قیامت ، جنت و دوزخ ، جزاء و سزا وغیرہ کو شاعرانہ تخیلات قرار دے کر اسلام قبول کرنے والوں کو اوہام کا شکار کر دیں ۔ اور ان کا قرآن حکیم کو "شعر" کہنے کا مقصد بھی فنی اعتبار سے "شعر" قرار دینا نہیں تھا جیسا کہ اہلِ عرب شعر کی اصناف اور اس کے اوزان ، قافیہ ردیف وغیرہ کی پابندیوں سے اچھی طرح آگاہ تھے ، اور ان کو اس سلسلہ میں بہکایا بھی نہیں جا سکتا تھا ، اور کفار خود بھی اس معجزہ سے معترف تھے کہ کلامُ اللہ کا بیان نہ شعر کی کوئی قسم ہے اور نہ ہی نثر کا کوئی انداز ہے ۔ بس ہے تو صدق ہے ، سچائی ہے ، معجزہ ہے ، فصاحت و بلاغت کا ٹھاٹیں مارتا ہوا بحرِ بے کراں ہے اور اس کی تاثیر دلوں کو متاثر کئے جاتی ہے ، اس کی سچائیوں کے سامنے کوئی بند باندھا نہیں جا سکتا ۔ حتیٰ کہ ان کی زبانوں سے اکثر یہ نکل جاتا تھا "ماھذا قول البشر" یہ کلام کسی بشر کا کلام نہیں ہو سکتا ۔ لیکن وہ ساتھ ہی ساتھ اپنی ہٹ دھرمی کی بدولت اِسے خدا کا کلام بھی ماننے کے لئے تیار نہ تھے قرآن حکیم کے نزول سے قبل اہل عرب شعر و شاعری کے دیوانے تھے اور اس کی تخیلاتی دسترس اور گہرائی پر سر دُھنتے تھے مگر آج تک انہیں شاعرانہ بلند پردازیوں سے حاصل بھی تو کچھ نہ ہوا تھا ، اس لئے قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے صرف اس ایک آیت کریمہ سے نہ صرف قرآن حکیم کے بارے میں من گھڑت

Marfat.com

الزامات کا سدِ باب فرمایا بلکہ ان کے بالِ مروجہ شاعری کی حقیقت بھی کھول کر ان کے سامنے رکھ دی ۔ یعنی یہ کہ قرآن حکیم ان کی شاعری کی طرح کا بے حقیقت شاعرانہ خیالات کا مجموعہ نہیں بلکہ یہ ذکرِ جہاں ہے ۔ جس سے فکر و عمل کی روشنی سندِ ہدایت کے ساتھ پھوٹتی ہے ، بلکہ یوں کہیئے کہ علم و عرفان ' یقین و ایمان ، جوشِ کردار اور محبت و رحمت کا سرچشمہ ہے مگر اس کے مقابلہ میں اہلِ کفر و شقاوت کے شعر و ادب کے پارینے ایک طرف عیاشی ، فحاشی ، تھرکتے گوشت ، اَعضائے جسمانی کے شہوت میں ڈوبے ہوئے رقص ، شراب کی مستی ، غرور و تکبر کے نشے عورتوں کے بال اوران کے ابدان کی اونچ نیچ ایسے بکواسات سے پُر ہیں تو دوسری طرف احساسِ محرومی ، نا معلوم لوگوں پر بے وفائی کے الزامات موت کے شکوے ، محنت سے روزی کمانے والوں کے ساتھ حسد اور بُغض ، بے چینی ، تشویش ، نالہ و شیون ، آہ و بکا،وہم و گمان ، عمل سے فراغت ، بے یقینی ، حتیٰ کہ مایوسی و نامرادی سُستی و کاہلی ایسی وبائی امراض کو پھیلانے کا موثر ذریعہ ہیں ۔ جبکہ قرآن حکیم ، مصیبت میں صبر ، موت میں زندگی شہادت میں جنت ، زندگی کے ہر موڑ پر وحدت کا درس ، یقین و ایمان' امید جزاء ، احساسِ ذمہ داری ، پاس عہد و پیمان ، صدق و امانت ، جوشِ عمل خدمت انسانیت اور جذبۂ جہادِ مسلسل کا سرمدی پیغام لے کر دنیا کے سامنے ظاہر ہوا ہے اور اس کا مقصد بھٹکے ہوئے انسانوں کو صراط مستقیم دکھا کر حقیقی فلاح و نجات سے ہمکنار کرنے کے سوا کچھ اور نہیں ۔ لہذا کفار کو شعراء کی چکنی چپڑی مگر بے فائدہ ' باتوں اور اقوال سے پرہیز کرنا چاہیئے ۔ اور قرآن کریم کے فرمان رشد و ہدایت کی طرف متوجہ رہنا چاہیئے ۔ وگرنہ شعر عجم کے بارے میں علامہ اقبال بھی یہی رائے رکھتے ہیں ملاحظہ ہو ۔

ہے شعر عجم گرچہ طربناک و دل آویز
اس شعر سے ہوتی نہیں شمشیر خودی تیز

Marfat.com

افسردہ اگر اس کی نوا سے ہو گلستاں
بہتر ہے کہ خاموش رہے مرغ سحر خیز

البتہ نغمۂ جبریل یا بانگِ سرافیل سے قومیں بیداری حاصل کر سکتی ہیں جیسا کہ کہا گیا ہے ۔

وُہ شعر کہ پیغامِ حیاتِ ابدی ہے
یا نغمۂ جبریل ہے یا بانگِ سرافیل

جہاں تک شعر کے عروض کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگاہ ہونے کا تعلق ہے تو قرآن حکیم نے خود ہی اس سلسلہ میں وضاحت فرما دی ہے کہ ہم نے نہ تو انہیں شعر سکھایا ہے اور نہ ہی آپ کو اس کی حاجت تھی ۔ اور نہ ہی الفاظ کو اوزان کے ترازو میں تولنے کا مشغلہ آپ کی شان کے لائق تھا ۔ اس لئے کہ آپؐ کو امی لقب ہونے کا اعزاز حاصل تھا جو کہ آپ کے خصائص کبریٰ میں سے ایک اہم خصوصیت تھی یہی وجہ تھی کہ الفاظ کا ہیر پھیر آپ کے ہاں نہیں ملتا ۔ آپ کے اعلیٰ اوصاف میں یہ وصف نمایاں تھا کہ آپ حق و صداقت کے اظہار اور رشد و ہدایت پر مبنی تعلیمات دیتے وقت غیر مبہم اور واضح الفاظ ادا فرماتے تھے ۔ اس لئے کہ آپؐ شعر و شاعری اور علم عروض کے جھنجٹ سے بے نیاز کر دیے گئے تھے آپ کے ساتھ قرآن کا معجزہ تھا جس کے سامنے اہل دنیا کے نظم و نثر اور شعر و ادب کی تمام تاثیریں ماند پڑ گئیں ۔ لہذا فنِ شاعری آپ کے لئے ذریعہ عزت و فضیلت ہرگز نہیں ۔ اگرچہ الفاظ کو آگے پیچھے کر کے ان کو کلامِ موزوں میں تبدیل کرنا ایک اچھا خاصہ فن ہے مگر عمل کی دنیا سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں دیکھا جائے تو یہ فارغ از کار لوگوں کا مشغلہ ہے ۔ چنانچہ جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں علم بغیر عمل کے ایک شجر بے پھل کی مانند ہے اور ساتھ ہی ساتھ قرآن حکیم ایک ایسی کتاب ہے جو

Marfat.com

عمل پر سب سے بڑھ کر زور دیتی ہے بشرطیکہ اعمال صالح کا دارومدار حسنِ نیت پر ہو اور حسن نیت خدا اور رسولؐ کے ساتھ سچی محبت اور لگاؤ کی مٹھاس ہے جو دلوں میں جاگزیں ہوتی ہے ۔

اور جو آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آیت کی روشنی میں شعر کے بارے میں طرزِ عمل کی بات ہے تو آپ اہل عرب کی شعرو شاعری کی عادات سے قطعی مبرّا تھے ، آپ کو اللہ تعالٰی کی منشاء سب سے بڑھ کر عزیز تھی اگرچہ آلِ مُطلب کا ہر فرد شعر کہتا تھا مگر آپ نے شعر کی طرف توجہ نہیں فرمائی اور نہ ہی میلان طبع آپؐ کا اس طرف تھا ۔ اور اگر کبھی حوالے کے طور پر کسی شاعر کا شعر پڑھتے بھی تو قدرتی طور پر اس کی ترتیب آپؐ سے الٹ پلٹ ہو جاتی تھی مسند احمدؒ میں ہے کہ آپؐ نے ابن طرفہ کا ایک شعر پڑھا تو "ویاتیک بالاخبار من لم تزود کی بجائے من لم تزود بالاخبار پڑھا ، پورا شعر اس طرح ہے ۔

ستبدی لک الایام ماکنت جاھلا

ویاتیک بالاخبار من لم تزود

یعنی "زمانہ تجھ پر وہ امور ظاہر کرے گا جن سے تو بے خبر ہے اور تیرے پاس ایسا شخص خبریں لائے گا جسے تو نے کوئی توشہ نہیں دیا" حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ آپؐ بنوقیس والوں کا کوئی شعر پڑھتے تو اس کو بھی ادل بدل فرما دیتے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ عرض کرتے کہ حضورؐ شعر ایسے نہیں ایسے ہے تو آپ فرماتے کہ میں شاعر نہیں اور نہ ہی شعر گوئی میری شان کے لائق ہے (ابن حاتم)

غزوۂ خندق میں خندق کھودتے وقت آپ عبداللہ بن رواحہؓ کے اشعار پڑھتے اور یہ پڑھنا صحابہؓ کے ساتھ تھا ۔

اشعار یہ ہیں :

لاھم لو انت ما اھتدینا ۔ ولا تصدقنا ولا صلینا

Marfat.com

فانزلن سکینۃ علینا ۔ وثبت الاقدام ان لاقینا
ان الالٰی قد بغوا علینا ۔ اذا ارادوا فتنۃ اَبَیْنَا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم لفظ اَبَیْنَا کھینچ کر پڑھتے اور ساتھ ہی آواز بھی بلند فرماتے ۔ "اَبَیْنَا کا مطلب ہے ہم نہیں مانتے"

ترجمہ اشعار : کوئی غم نہیں اگر آپؐ نہ ہوتے تو ہم ہدایت پاتے نہ صدقہ و نماز ادا کرتے ہم پر تو تسکیں نازل فرما اور ثابت قدم رکھ جب یہ دشمن ہم سے آ ٹکرائیں وہ فتنے کا ارادہ کرتے ہیں اور ہم اس سے انکار کرتے ہیں ۔ غزوۂ حنین کے موقع پر آپ نے اپنی سواری کو آگے دشمن کی طرف بڑھاتے ہوئے پڑھا تھا "اَنَا النبی لاکذب ۔ انا بن عبدالمطلب" اس کی کیفیت شعر کی لگتی ہے مگر ابنِ عربی ، اور ابوالحسن اخفش وغیرہ نے اسے شعری اوزان سے خارج قرار دیا ہے ان کے نزدیک کذب اور عبدالمطلب ہم وزن الفاظ نہیں فقط موقع پر حضور انورؐ کی زبان پر فی البدیع رجزیہ انداز میں جاری ہو گئے تھے ۔

حضرت جندب بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضورؐ کے ساتھ ایک غار میں تھے کہ آپ کی ایک انگشت مبارک زخمی ہو گئی تو آپ کی زبانِ اقدس پر یہ الفاظ جاری ہوئے ۔

ھل انتِ الا اصبع دمیت ۔ وفی سبیل اللہ مالقیت

یعنی تو ایک انگلی ہی تو ہے جو اللہ کی راہ میں زخمی ہوئی ہے ۔ یہ بھی اتفاقیہ تھا قصداً نہیں ۔

اس طرح سورۂ النجم کی آیت "اِلّا اللَّمَمْ" کی تفسیر میں اس شعر کا ذکر ملتا ہے کہ آپ نے فرمایا ۔

اِن تغفر اللھم تغفر جما ۔ رای عبدلک ما الما

یعنی اے رب العزت تو بخشے تو سب گناہ ہی بخش دے ورنہ تیرے بندوں میں کوئی بندہ وہ نہیں جو چھوٹی چھوٹی لغزشوں سے پاک ہو ۔ یہ سب حوالہ جات

Marfat.com

آیت کے منافی نہیں ۔ اور نہ ہی ان سے آپؐ کا شعر کی طرف میلان ثابت ہوتا ہے بلکہ آپؐ کا فرمانا تو یہ ہے "من لا یغنو بالقرآن فلیس منا" جو قرآن کے ساتھ گنگناتا نہیں وہ ہم میں سے نہیں ہے بلاشبہ حضورؐ کی ذاتِ اقدس ان تمام صناعات سے مبرا اور بے نیاز تھی ۔ اور کسی کمتر علم کا نہ ہونا آپ کی شان کے منافی بھی نہیں ۔ ابو داؤدؒ کی روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا میرے نزدیک تین باتیں برابر ہیں تریاق کا پینا ، گنڈے کا لٹکانا اور شعر بنانا یہ تینوں باتیں دراصل بے یقینی اور مایوسی کے اوقات میں انسان کرتا ہے ۔ حضرت سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں آپ کو شعر گوئی سے طبعاً نفرت تھی آپ جامع کلمات پسند فرماتے تھے اور آپ کا ارشاد بھی ہے "بعثت بجوا مع الکلم" میں جامع کلمات کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں ۔ ابو داؤد کی ایک اور روایت ہے آپؐ نے فرمایا کہ کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جانا اس کے لئے شعروں کے بھر لینے سے بہتر ہے ۔

آپ کی شعر کے بارے میں ناپسندیدگی یقیناً اس روایتی شاعری کے ضمن میں تھی جس میں عام طور پر زمانے کے لوگ مبتلا رہتے ہیں اور جس میں پڑ کر ان کے خیالات پراگندہ اور یقین و ایمان رخصت ہو جاتے ہیں ۔

اور بحیثیت صنف کے بھی آپ کا میلان شعر کی طرف نہ ہونا حکمت بالغہ کے تحت تھا کیونکہ آپ امی لقب رسولؐ تھے اور یہی آپؐ کا وصف قرآن ناطق کی سب سے بڑی دلیل ثابت ہوا ۔

لیکن ضرورت کے تحت مشرکوں کی ہجو اور خود سرکار رسالت مآب کی مدح و شان میں کہے گئے اشعار حدیث تقدیری کی حیثیت رکھتے ہیں آپ نے اپنے جان نثار اصحاب سے نہ صرف ایسے اشعار کی سماعت فرمائی بلکہ انہیں اکثر موقعوں پر تحسین و آفریں سے بھی نوازا ۔ ایسے اشعار کہنے والوں میں "حضرت حسان بن ثابتؓ ، حضرت کعب بن مالک ، حضرت عبداللہ بن رواحہؓ جیسے اکابر صحابہ کے نام سر فہرست ہیں ۔

Marfat.com

اسی طرح امیہ بن صلت کے بارے میں ہے جو کہ زمانۂ جاہلیت کا شاعر تھا آپ نے فرمایا کہ اس کے اشعار تو ایمان لا چکے ہیں مگر اس کا دل کافر ہی رہا ۔ ایک صحابی نے آپ کو امیہ کے سو اشعار سنائے تو آپ فرماتے جاتے اور آگے قرآن حکیم میں سورۃ الشعراء کی آیات شعراء کے بارے میں خوبصورت وضاحت پیش فرمائی ہیں جس کی شان نزول پڑھ کر دونوں پہلو سامنے آ جاتے ہیں ۔

ملاخطہ ہو :

والشعرأ یتبعھم الغاؤن الم ترا انھم فی کل واد یھیمون وانھم یقولون مالا یفعلون ۔

ترجمہ : اور شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ ہی کرتے ہیں ۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر وادی میں سرگردان پھرتے ہیں اور وہ جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں ان آیات سے مقصد واضح ہو جاتا ہے کہ قرآن حکیم علم کے ساتھ عمل کی تاکید کرتا ہے اور اس کے لانے والے بھی اس کے ارشادات کا عملی نمونہ ہیں ۔ جب کہ شعر کا کلام خواہ کتنا بھی اونچا اور بلند پروازیوں پر مبنی ہو ان کے ہاں اس کی عملی مثال مفقود ہوتی ہے ۔

اس ارشاد کے ساتھ ساتھ اللہ تعالٰی نے شعراء اسلام کا استثناء بھی فرما دیا ہے جو حضور صلی اللہ کی نعت اللہ تعالٰی کی حمد و ثناء لکھتے ہیں اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے پند و نصائح لکھ کر لوگوں کو راہِ ہدایت کی طرف آمادہ کرنے میں مصروف رہتے ہیں ۔ ارشادِ باری تعالٰی ملاخطہ ہو "الا الذین آمنو و عملوا الصلحت وذکر اللہ کثیراً وانتصروا من بعد ما ظُلِمُو" مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور بکثرت اللہ کی یاد کی اور بدلہ لیا بعد اس کے جو ظُلم ہوا ان پر ۔

بخاری میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں منبر بچھوا کر حضرت حسانؓ کو اس پر بٹھاتے اور اپنی پیاری ذات کی مدح اور کفار کی جواباً ہجو سنتے اور پھر انہیں انعام سے بھی نوازتے ایک دفعہ آپ نے حضرت حسان کو اپنی ردا مبارک

Marfat.com

بھی مرحمت فرمائی ۔ لہذا شعر اگر معروف کے لئے ہو تو جائز ہے ۔ واللہ اعلم ۔

# ''قرآن حکیم کے دو پہلو''

جنابِ سرورِ عالم رسول امی لقب علیہ الصلوۃ والسلام کو خالق کائنات نے روائتی شعر اور شاعرانہ تعلیات سے قطعی طور پر بے نیاز اور مُبرا قرار دیتے ہوئے بلیغ انداز میں کفار کو خبردار کیا کہ وہ کلام اللہ جسے تم لوگ ''شعر'' کہنے کی گستاخی کر رہے ہو وہ شعر نہیں بلکہ سراپا نصیحت ہے اور اسے قرآن مبین کہتے ہیں ۔ دراصل اس لافانی معجزے کا تمہارے پاس کوئی جواب نہیں ۔ تم اس کے سامنے بے بس ہو اور بے بس ہی رہو گے اور ہم نے اسے اس لئے نازل فرمایا ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے ہر اس شخص کو خبردار کیا جائے جو کہ خود کو زندہ خیال کرتا ہے یا ایک زندہ دل اپنے سینے میں چھپا رکھتا ہے یا کہ وہ جسے کسی عقل و خرد کا دعویٰ ہے ۔ یقیناً زندہ وہی ہے جس کا ضمیر بیدار ہے اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے بہرہ مند ہے ۔ آیت کریمہ میں ''حیا'' کا لفظ استعمال ہوا ہے یعنی من کان حیاً ، فرمایا گیا ہے اور حیا ایمان کا دوسرا نام ہے ۔ مردہ نعش ''حیا'' سے محروم ہو جاتی ہے اور وہ دوسرے کے رحم و کرم پر ہوتی ہے جہاں پر کوئی اسے اٹھا کر کہیں ڈھیر ہو کر پڑی رہتی ہے حتیٰ کہ اسے اپنے ستر کو ڈھانپ رکھنے کی بھی قدرت باقی نہیں رہتی ۔ اسی طرح جو شخص مردہ دل ہوتا ہے وہ سوچ بچار سے عاری ہو جاتا ہے ، بے حیائی ، فحاشی ، بے غیرتی ، بے حمیتی ، بے یقینی اور ہر قسم کے گناہ اسی شجر تھوہر کا پھل کہلاتے ہیں ۔ گویا اس مردہ انسان کا کوئی پہلو اور کوئی رخ قابل تحسین نہیں رہتا ، چونکہ قرآن حکیم اور ''شعر'' کا موازنہ کیا گیا ہے اور شعر کو الگ اور قرآن کی الگ حیثیت واضح کی گئی ہے اس لئے دیکھنا ہو گا کہ ، نسبت و یاس ،

Marfat.com

مایوسی ، بے دلی ، عیاشی ، فحاشی اور بے کار قسم کے فلسفیانہ خیالات اور معاشقے ، اور مرثیے وغیرہ روائتی "شعر" کے موضوعات ہوتے ہیں جبکہ قرآن حکیم کائنات کی حقیقت سے آگاہ فرماتا ہے ، رشد و ہدایت واضح فرماتا ہے اور انسانیت کو اس کی حقیقی منزل سے روشناس کرانے کے ساتھ ساتھ دلوں کو حصول مقصد کے لئے ذوقِ عمل ، جذبہ ایمان و یقین بھی عطا کرتا ہے لہذا قرآن حکیم کو شعر کہنے والوں کو غور کرنا چاہیئے کہ شعر کے جنجال میں وہ پھنسے ہیں یا وہ صاحبانِ ایمان جو قرآن کریم سے صراطِ مستقیم کا شعور حاصل کرتے ہیں ۔ انہیں یہ نکتہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ قرآن حکیم عاقل اور زندہ لوگوں کو جہاں ہدایت کی قندیلی سے نوازتا ہے اور اہل کفر پر اللہ تعالٰی کی بات کی حُجّت بھی ساتھ ہی ساتھ پوری فرماتا ہے قرآن حکیم کے یہ دونوں پہلو افادیت سے معمور ہیں ۔ جبکہ شعر میں کوئی ایسا پروگرام یا خوبی کا تصور نہیں ملتا اور اگر کسی شعر میں خوبی کی کوئی بات لگے بھی تو اس کے بے نور قالب کو قرآنی صداقتوں نے ہی کسی طور روشن کیا ہو گا اور یہ خوبی شعراء اسلام کے کلام میں ملتی ہے ۔ اہل دہر اور اہل کفر کے اشعار بھی اُنہیں کی طرح بے نیل و مرام رہتے ہیں ۔

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا
مَالِكُونَ ﴿۷۱﴾ وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ ﴿۷۲﴾ وَلَهُمْ
فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿۷۳﴾ وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ
آلِهَةً لَعَلَّهُمْ يُنْصَرُونَ ﴿۷۴﴾ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ
جُنْدٌ مُحْضَرُونَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ
وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿۷۶﴾

## اولم یروانا خلقنا لھم ---------- وما یعلنون

ترجمہ : اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے چوپائے ان کے لئے پیدا کئے تو یہ ان کے مالک ہیں (۷۱) اور انہیں ان کے لئے نرم کر دیا تو کسی پر سوار ہوتے ہیں کسی کو کھاتے ہیں (۷۲) اور ان کے لئے ان میں کئی طرح کا نفع اور پینے کی چیزیں ہیں تو کیا شکر نہ کریں گے (۷۳) اور انہوں نے اللہ کے سوا اور خدا ٹھہرا لئے کہ شاید ان کی مدد ہو (۷۴) وہ ان کی مدد نہیں کر سکتے اور وہ تو ان کے لئے جمع شدہ پتھروں کا ڈھیر ہیں (۷۵) تو تم کو ان کی بات غم ناک نہ کر دے بیشک ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں (۷۶)

### الفاظ و معانی

عملت ۔ اس (مونث نے کام کیا) ایدینا ۔ ہمارے ہاتھ) (انعام ۔ چوپائے مویشی) (مالکون ۔ مالک کی جمع) ذللناھا ۔ ہم نے ان کو نرم کر دیا) (رکوب ۔ سواری ۔ کشتی) (یاکلون ۔ وہ کھاتے ہیں) (منافع ۔ فائدے) (مشارب ۔ پینے کی جگہ ۔ پینے جانے والی چیزیں) (لایشکرون ۔ وہ شکر نہیں کرتے) (اتخذوا ۔ انہوں نے ٹھہرایا یا پکڑا) (من دون ۔ سوائے) (آلھۃ ۔ الہ کی جمع یعنی معبود)

(ینصرون ۔ وہ مدد کئے جاتے ہیں) (نصر ۔ مدد) (جُند ۔ گروہ ۔ لشکر فوج جنود جمع) (محضرون ۔ حاضر کئے گئے) (فلا ۔ پس نہ) (یحزنک ۔ تم کو غمناک کرتا ہے) (نعلم ۔ ہم جانتے ہیں) (مایُسرّون ۔ جو چھپاتے ہیں) (وما یعلنون ۔ اور جو اعلان کرتے ہیں)

توضیح : ان آیات میں اس بات کی دعوت ہے کہ انسان کم از کم اتنی بات سوچ لے کہ جانوروں مویشیوں اور اونٹوں کی قطاریں جو اس کے قبضے میں ہیں کیا یہ سب کچھ اس نے بنایا ہے یا اللہ عزوجل نے اپنے رحمت کے ہاتھوں سے انہیں تخلیق فرمایا ہے ۔ اور یہ سب چوپائے اور جانور بے کار محض نہیں پیدا کئے گئے ان کے گوشت پوست سے انسان فائدہ اٹھاتا ہے ۔ بعض اس کی خوراک بن کر رہ گئے اور بعض کا دودھ اس کی نشوونما کا کام دیتا ہے اور بعض اس کی سواری اور باربرداری کے کام آتے ہیں ۔ انسان کو چاہیئے کہ غور کرے کہ جن جانوروں اور مویشیوں کا وہ مالک بنا پھرتا ہے وہ کس مبارک ہاتھ کی تخلیق ہیں کہ جِس نے اس کے لئے ان میں برکت ہی برکت رکھ دی ہے ۔ مگر انسان کو شکر کرنا نصیب کہاں ، وہ تو الٹا گھمنڈ کرنے لگا ہے ۔ بلکہ اس نے اپنے حقیقی خالق سے آنکھ چرا لی ہے اور بے جان بتوں کو اپنا معبود بنا لیا ہے اور نادان سمجھتا ہے کہ شاید کہ اس کے ایام مصیبت میں اس کی مدد کریں گے وہ اس کی نصرت کیا خاک کریں گے وہ تو اکٹھے کئے گئے پتھروں کا جھرمٹ ہے جو انہوں نے خود ہی لاکر حاضر کیا تھا ۔

پس اَے محبوب ہمارا التفات تمہاری طرف ہے کہ کہیں ان کی بکواس تمہیں غمناک نہ کر دے ۔ ہمیں ان کی ہر کارروائی کا علم ہے خواہ وہ اسے چھپائیں یا ظاہر کریں ۔ حضورؐ صادق و امین تھے جب کفار آپ کی باتوں کو جھٹلاتے تو آپؐ اس خیال سے حزن و ملال فرماتے کہ آج شاید کفار مجھے جھوٹا سمجھنے لگے ہیں اب ان کے دل میں میری کیا عزت رہی ہو گی تو اللہ تعالٰی نے محبوبؐ کا یہ غم دور فرمانے

Marfat.com

کے لئے فرمایا "وَانھم لایکذبونک ولکن الظالمون بآیات اللہ یجحدون" (انعام) بے شک وہ تجھے نہیں جھٹلاتے لیکن یہ ظالم تو اللہ کی آیات کے ساتھ کفر کرتے ہیں اس لئے آپ اپنے دل میں ان کی کسی بات پر رنج و ملال نہ فرمائیں در حقیقت وہ آپ کی ہستی کے معترف ہیں ۔

Marfat.com

أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿٧٧﴾
وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ قَالَ مَن يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٧٨﴾
قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٧٩﴾

ترجمہ : اور کیا انسان نے نہ دیکھا کہ ہم نے اسے اک بوند پانی سے پیدا کیا جبھی وہ صریح جھگڑالو ہے (۷۷) اور ہمارے بارے میں مثال بیان کرتا ہے اور اپنی پیدائش کو بھول گیا ہے اور کہتا ہے کہ کون ہے جو گلی سڑی ہڈیوں کو زندہ کرے گا (۷۸) تم فرما دو وہی زندہ کرے گا جس نے انہیں پہلی بار بنایا تھا اور وہ پیدائش کے بارے میں خوب جاننے والا ہے (۷۹)

الفاظ معانی

(خلقناہ ۔ ہم نے اسے پیدا کیا) (نطفۃ ۔ جوہر تخلیق ۔ منی کی بوند) (خصیم ۔ جھگڑالو) (ضرب ۔ اس نے مارا ، اس نے بیان کیا) (لنا ۔ ہمارے لئے) (نسی ۔ وہ بھول گیا) (خلقہ ۔ اس کی پیدائش) (یحی ۔ وہ زندہ کرے گا) (العظام ۔ ہڈیاں) (رمیم ۔ گلی سڑی بوسیدہ) (انشاء ۔ بنایا) (اوّل مرۃ ۔ پہلی بار)

توضیح : بلاشبہ دنیا کے نیچریوں اور دہر پرستوں کو قیامت اور قیامت کے بعد دوبارہ زندگی کا یقین دلانا اتنی آسان بات نہ تھی لاکھوں انبیاء اپنی اپنی باری پر دنیا میں تشریف لائے اور صدیوں تک غفلت میں ڈوبے ہوئے انسانوں کو جگانے کی کوشش کرتے رہے مگر یہ مسئلہ جوں کا توں رہا ماسوائے قلیل بندگانِ خدا کے کسی کو اس حقیقت کی صداقت کا یقین نہ آیا ۔ اور اسی صورت حال کا سامنا سردارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کرنا پڑا ۔

مفسرین کے مطابق دنیا جہان کے دہر پرستوں کی نمائندگی کا حق عاص بن

Marfat.com

وائل ، ابو جہل یا ابی بن خلف جَہمی نے خوب خوب ادا کیا جب ان میں سے ایک قبرستان سے گلی سڑی ہڈیاں اٹھا لایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہوا کہ تم کہتے ہو کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور اعمال کا حساب و کتاب لیا جائے گا ، کیا ایسی گلی سڑی ہڈیاں بھی دوبارہ زندہ ہو جائیں گی؟۔ گستاخ نے بوسیدہ ہڈیوں کو ہتھیلی پر مل کر ان کی گرد ہوا میں اُڑا دی ۔ اس پر ان آیاتِ مقدسہ کا نزول شروع ہو گیا ۔ جن میں صداقت کا دبدبہ تھا مگر بیان ساتھ ہی ساتھ عام فہم منطقی استدلال سے آراستہ ، کوئی کافر مانے نہ مانے مگر ذہن و فکر میں اک بجلی سی ضرور کوند جاتی ہے ۔ اہل تقوی اور عقل سلیم والے اس حقیقت کی تصدیق کرنے میں ذرا تردد سے کام نہیں لیں گے مگر کیا کہیئے اس کور باطن کو جسے کائنات میں ہر سو موت ہی موت نظر آتی ہے اور اس کا اپنے مستقبل کے بارے میں نظریہ مٹی میں مل کر کھاد میں تبدیل ہونے تک ہی محدود ہے ۔

آیتِ تخلیق میں بظاہر ایک عام سی حقیقت کی طرف توجہ کرائی گئی ہے لیکن اگر اس کے بعض تقاضوں پر غور کیا جائے تو اس کائنات کی پوری کہانی اس ایک جملے میں سمٹی ہوئی نظر آتی ہے ۔ یعنی یہ کہ قادر مطلق نے اس جہاں کو تر و تازہ رکھنے کے لئے ہر لحظہ تخلیق کا عمل جاری و ساری کیا ہے اور اس کے لئے صحیح اندازے اور ممکنہ مراحل ترتیب دیئے ہیں ۔ اور انسان نے اپنی جوئندہ طبع کی تسلی کی خاطر یہ اندازے نباتات کی پیوند کاری سے لے کر انسان کی نسل کشی تک آزما کر دیکھ لئے ہیں اور انہیں Accurate پایا ہے اسی طرح اس نے مادے کے کرشمے بھی دیکھے اور اس کائنات کی طبیعات سے ہم آہنگ ہو کر بے شمار ایجادات کر دکھائی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے تو اس گستاخ انسان کو صرف اتنا فرمایا تھا کہ اپنی اوقات دیکھ اور اپنے جرثومۂ حیات کی بے بضاعتی ملاحظہ کر تاکہ تجھے اپنے غرور و تکبر اور اس اکھڑ پن کی اصلیت معلوم ہو سکے ۔ مگر افسوس کہ انسان میں

Marfat.com

وہ انقلاب پھر بھی برپا نہ ہو سکا جو اسے خالق کے قریب لا سکے ۔ اللہ تعالٰی نے جرثومہ حیات کے ذریعہ انسان کی تخلیق کا تذکرہ کرتے ہوئے اسے غیرت و حمیت عطا کرنا چاہی مگر انسان کو یہ نعمت تو ہاتھ نہ آ سکی مگر الٹا اس گستاخ نے عورت و مرد کے جرثومہ حیات کو بے پردہ کر کے تخلیق کے عمل کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی جسارت کر لی طب کا یہ ماہر پھر بھی پانی پانی نہ ہوا جس طرح کہ مکہ کا وہ کافر نہ شرمایا تھا ۔

نمود جس کی فراز خودی سے ہو وہ جمیل
جو ہو نشیب میں پیدا ، قبیح و نامحبوب

(اقبال)

جس قطرۂ حقیر پر شرم و حیا کی بدولت نظر نہیں ٹھہر سکتی تھی اللہ تعالٰی نے اپنے خاص لطف و کرم سے اسے نہایت مخفی انداز میں مخفی مقام تک پہنچانے کا اہتمام فرمایا ، اور انسان کی عزت و غیرت اور شرف انسانیت کو اس سے منسلک فرمایا ، محبت و موانست کو پروان چڑھانے کے لئے ذکر و انثٰی کے نکاح کا امر فرمایا سو جس شخص کو دنیا میں لانا تھا بطن مادر سے رخصتی سے قبل ہی چند لمحے اس میں روح پھونک دی گئی اس کے بارے میں سورہ الطارق میں اس مسافر ازل کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا ۔

"والسماء والطارق وما ادراک ما طارق النجم الثاقب ان کل نفسٍ لما علیہا حافظ فلینظر الانسان مِمَّ خُلِق" قسم ہے آسماں کی اور اس کی تاریکیوں میں سفر کرنے والے کی تو کیا سمجھا کہ مسافر کون ہے یہ چمکتا ہوا ستارہ ہے ، کیوں نہ ہو ہر جان پر ایک محافظ مقرر کر رکھا ہے ، پس انسان دیکھے کہ وہ کیسے تخلیق کیا گیا ہے "خُلِقَ مِن ماءٍ دافِق" وہ پیدا کیا گیا ہے اچھلنے والے پانی کی بوند سے ۔ اللہ کے پاک اور ارفع شان والے محبوبؐ نے فرمایا "آنا من النکاح ولامن سفاح" میں نکاح کے

Marfat.com

ذریعہ دنیا میں آیا ہوں ۔ حرام کاریوں کے نتیجہ میں نہیں ۔ سبحان اللہ انسان کی عزت و شرف کا اہتمام خالق نے کیا خوب فرمایا تھا ، اس کی شخصیت ستر و حیا سے وابستہ کر دی کیوں کہ فطرت کے نزدیک انسان تمام مخلوقات سے اشرف ہے اور وہ اس سے کچھ وہ مقاصد پورا کروانا چاہتی تھی جو بدون غیرت و حمیت ، اعلیٰ نسبی اور حیا کو برقرار رکھنے کے سرانجام نہیں دیے جا سکتے ۔ نیچ حقیر ، حرام زادے ، ناخلف ، ٹیسٹ ٹیوب سے گزرنے والے جرثومے اپنی عزت و وقار کھو بیٹھتے ہیں اس لئے کہ زندگی اگر بائی پاس راستوں سے ہو کر گزرے گی تو شہرِ مقاصد سے دور ہی رہے گی ۔ جس طرح جسم میں فطری نقائص آخر دم تک ساتھ جاتے ہیں اسی طرح اخلاقی پستیوں کے شکار نفوس پیدا ہو کر بھی کام کے نہیں رہتے کاش مردہ کھوکھ سے جرثومۂ حیات کے تلاش کرنے والے ترقی کے نام پر انسان کی تحقیر کا سامان نہ کرتے ان کے اس عمل سے ٹیکنالوجی کو چار چاند ضرور لگ گئے ہونگے مگر اس سے انسان کی ذلت و خواری میں بھی کس قدر ضرور اضافہ ہوا ہے اس قسم کے طالع آزما شعبدہ بازوں اور اغراض کے بندوں نے کسی نہ کسی حیلے سے انسانیت کو صبح جاوداں کے طلوع کی نورانیت سے اندھیرے میں رکھنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا ہے ۔ یہ لوگ تو اس دہریت سے بھی دو قدم آگے نکلے جو سوکھی ہڈیاں لے کر اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا تھا ۔ کاش کوئی طب کے ان خداؤں سے کسی اس نعش میں دوبارہ زندگی کی روح دوڑانے کے پروسیس کے بارے میں بھی سوال کرے جو کسی بڑی گاڑی کے نیچے آ کر بکھر کر رہ گئی تھی ۔

یقیناً یہ نیچ انسان اس معاملے بھی سر توڑ کوشش میں اپنے شب و روز بسر کر رہا ہے کہ اسے اسباب موت اور ان کا علاج ہاتھ آ جائے اور پھر وہ خالق کائنات کے سامنے خم ٹھونک کر کھڑا ہو جائے اور کہے "لے اب مار" تو جیتے میں "جان لوں گا"

Marfat.com

جستجو کے جنوں اور ترقی کے تکبر نے اس سے اس کا وہ ادنیٰ مقام انسانیت بھی چھین لیا ہے جس کے تحت وہ خالق کے شکر کے نام پر کبھی کبھار بتوں کے سامنے ہی سر جھکا لیا کرتا تھا ۔ آیت مقدسہ پانی کی بوند سے نشوونما پانے والے طبیبوں کیمیا گروں ، سائنس دانوں ، فطرت کے اصولوں کو پرکھنے والے مفکروں کو اس امر کی کھلی دعوت دیتی نظر آ رہی ہے کہ اگر ان سب لوگوں کو اپنی اوقات کا پتہ چل ہی گیا ہے اور نظامِ کائنات کو انہوں نے مشاہدہ کر لیا ہے تو اس حقیقت کو بھی ذرا دل کی گہرائیوں سے تسلیم کر دکھائیں کہ اس سارے سنسار کو پیدا کرنے والی ذاتِ بابرکات انسان کو مرنے کے بعد بھی نئی زندگی دینے پر قادر ہے دنیا جہاں کے یہودی ہوں یا نصرانی یا نام کے مسلمان سب پر اس پاک ذات کی بندگی بجا لانا فرض ہے علم نبات و کیمیاء کو انسانیت کے آرام و آسائش کے لئے اہم قرار دینے والوں پر یہ بھی فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ مخلوقِ خدا کا رخ خالق کی طرف پھیر دینے کی سعی کریں ۔ وگرنہ موت سے بہکا ہوا انسان اگر ہزاروں سال بھی زندہ رہ لے تو پھر بھی موت کے گھاٹ ضرور اترے گا ۔ جس موت سے اہل دنیا گریزاں ہیں دہر کا پجاری بن جانے سے یا ترقی کا سہارا لینے سے چھٹکار نہیں ملے گا ، موت کو پیغامِ موت سمجھنے والوں کی ترقی کس کام کی جب ان کی عاقبت ہی اندھیر ہو کر رہ جائے ، کاش یہ لوگ سمجھ سکیں کہ موت جانِ بسمل کے لئے تسکین بھی ہے اور پیغام حیاتِ جاودانی بھی ہے ۔ قدرت کے اس سفیر سے نفور کیسا ۔

اگر یہ دنیا کا رخ نہ کرے تو تمہارے منہ پوپلے ، کان بہرے ، آنکھیں اندھی ، پاؤں شکستہ ، اعضاء مضمحل ، حواس باختہ اور بدن تعبان ہو کر رہ جائے ۔ موت نافرمانوں کے لئے یقیناً عذابِ جان ہے مگر ہمارے فرمانبرداروں کے لئے باعثِ رحمت ہوتی ہے ۔

اے انسان تیری عقلِ عیار اشیاء کے ارتقائی مراحل کی مختبر ہے تو یہ سچ

تجھے کیوں نہیں بھاتا کہ مردہ انسانوں کو رَبِّ کریم اپنے حکم سے دوسری بار ویسے ہی زندہ فرمائے گا جس طرح کہ پہلی بار اس کے "کن" کہنے سے یہ کرامت وجود میں آئی تھی ۔

بے شک امور تخلیق اور ان کے متعلق سبھی مراحل کو وہ ذاتِ والا خوب جانتی ہے ۔

اے اغراض کے بندے ہمنے کب کہا تو نظام کائنات کا کھوج نہ لگا ، اشیاء کے اسباب و علل پر بحث نہ کر ہمارے مرتب کردہ فطری اندازوں کو نہ آزما ۔ فضاؤں میں پرواز نہ کر خلاؤں کو نہ چیر چاند کی بھربھری مٹی سے اپنے دامن کو آلودہ نہ کر اور اپنی سائنسی اور علمی شعبدہ گری سے انسانیت کو دورِ جاہلیت کی طرح مجبور محض بنا کر نہ رکھ اور جوہری توانائی کی مہارت کو اپنی ذات کے لئے مخفی نہ رکھ تا کہ دنیا کی مفلوک الحال پسماندہ قومیں تیرے ہم پلہ نہ ہو جائیں چالاکی دکھاتا چلا جا مگر یاد رکھ آج تیری رسی دراز ہے تو کل کو یہ باری کسی اور کی ہو گی ۔

"ظَہَرَ الفساد فی البر والبحرِ بما کسبت ایدِ الناس"

خشکی اور تری میں فساد جو بھی پھوٹے گا تیرے ہاتھ کی کمائی ہو گی "تلک الایام نداولہا بین الناس" یہ ہے وہ گردش دوراں جسے ہم اہل دنیا کے مابین ادل بدل کر دکھاتے ہیں ۔

اہل علم و ہنر اور سائنس دان کتنے سادہ اور بھلے مانس تھے وہ ایجادات کرتے چلے گئے مگر یہ غور نہ کیا کہ اس ترقی کی اجارہ داری ظالموں ، طالع آزماؤں ، اغراض کے بندوں کے ہتھے چڑھ جائے گی دنیا دیکھ رہی ہے جن سپر طاقتوں نے ٹیکنالوجی پر کنٹرول حاصل کر لیا ہے انہوں نے دوسری قوموں کو اس کے فیض سے محروم رکھنے کی ہر قیمت پر قسم کھا رکھی ہے اگرچہ ان سامی قوتوں نے دنیا جہاں کی معاشی بانک ڈور اپنے ہاتھ میں کر لی ہے مگر ذرا وہ دیکھیں کہ ان کے ہم وطن یعنی ترقی یافتہ قوموں کی بے راہ رو نئی نسل ذہنی سکون کی تلاش میں کمٹمنڈو ایسے پسماندہ

Marfat.com

ملک کا رخ کر رہی ہے بہر تسکین ان اپنوں کے لئے ہی کچھ کیا ہوتا ظالموں اور جابروں کا سلوک نہ اپنوں سے اچھا ہے نہ دوسروں پر ان کو رحم آتا ہے مگر پھر بھی انسانیت کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے ۔

کاش اہل دنیا میرے محبوب "محمدؐ" (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حسنِ محبت و مروت سے آگاہی حاصل کرتے ہم خوب جانتے ہیں کہ ترقی کی شراب میں بدمست جرثومے کے کیا اِرادے ہیں آج تک جو کچھ ہوا اور جو کچھ دیکھنے کو ملا ہے تو سنو! یہ ہماری ہی اشیر باد تھی کہ ایسا ہوتا کہ اس بگڑی ہوئی منحرف انسانیت کے عزائم آشکارا ہو سکیں ۔ جس پر صدیوں تک اس نے نارسائی کا غلاف اڑا رکھا تھا اور محبوبوں کے روبرو محرومی و مایوسی کا عُذر کیا جاتا تھا ۔ اے غافل انسان ہماری راہ پر چلنا تیرے لئے دشوار تھا ، آج تیری اُڑان ستاروں کو چھو رہی ہے مگر پھر بھی تیری حرص و ہوا کی زہریلی گیس کی بدولت میرے ہی کچھ معصوم بندوں کا دم گھٹنے لگا ہے مگر یاد رکھ تو پھر بھی ویسے کا ویسا خاک کا پتلا ہے ہم نے موت کو تیرے پیچھے سے نہیں ہٹایا وقت مقررہ پر وہ تجھے خاک کے ڈھیر میں تبدیل کر دے گی تو مادہ تھا اس لئے تو نے مادہ پرستی اختیار کی ہماری صداقتوں کو تو نہ مانا ۔ تُو نے مادے کا جگر چاک کیا تو تباہی لایا میرے ٹھکرائے ہوئے یہود نصاریٰ نے ہماری ریس کر کے دیکھ لیا ۔ ہم نے مادے کو ٹھوکر لگائی تو چاند ستارے اور کہکشاں وجود میں آ گئے پھر زمین پر تیرے سانسوں کا شمار کیا مگر تو نہ سمجھا ہمیں بُھول کر شیطانی کھیل کود میں لگ گیا ۔ اے ابلیس کی بہکائی ہوئی ترقی یافتہ اور ترقی پسند مخلوق تجھ سے تمہارا مقصدِ حیات اتنی ہی دور ہے جتنا تم سے تمہارا کوئی غریب ہمسایہ ۔

Marfat.com

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَاۤ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾
اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنْ یَّخْلُقَ
مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰی ۚ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیْـًٔا
اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ
شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

ترجمہ وہ جس نے تمہارے لئے سبز پیڑ سے آگ پیدا کی جبھی تم اس سے سلگاتے ہو (۸۰) اور کیا وہ جس نے زمین و آسمان بنائے ان جیسے اور نہیں بنا سکتا ، کیوں نہیں ، اور وہی ہے بڑا پیدا کرنے والا خوب جاننے والا (۸۱) اس کا کام تو اتنا ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے اس سے فرمائے ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتی ہے (۸۲) تو پاکیزگی ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ہی ہر شئے کی بادشاہی ہے اور تم اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے ۔ (۸۳)

الفاظ معانی

(شجر ۔ درخت) الاخضر ۔ سرسبز) (نار ۔ آگ) (توقدون ۔ سلگاتے ہو) (لیس ۔ نہیں تھا) (قادر ۔ قدرت رکھنے والا) (یخلق ۔ پیدا کرے یا پیدا کرتا ہے) (بلٰی ۔ کیوں نہیں) (خلاق ۔ خالق کا صیغہ مبالغہ یعنی بہت پیدا کرنے والا) (امر ۔ حکم ۔ کام) (اراد ۔ ارادہ کیا) (کُن ۔ ہو جا) (فیکون ۔ پس ہو جائے) (ملکوت ۔ بادشاہی ، اختیار) (الیہ ۔ اس کی طرف) (ترجعون ۔ تم لوٹ جاتے ہو یا لوٹ جاؤ گے)

توضیح : اگر اس پاک ذات کی قوت و حشمت کا پتہ نہیں چلا تو کچھ اور نشانیاں ہیں وہ بھی ملاحظہ کر اور ذرا سی دیر بیٹھ کر تدبر کر ۔ کیمیا گری میں نہ پڑ اور اس اللہ کی قدرتوں کا اعتراف کرنا سیکھ تیرے حق میں یہی بھلا ہے ۔

Marfat.com

ہاں تو یہ آگ تیری ضرورت تھی تجھے ٹھنڈک نے آلیا تھا تیرا مضبوط جسم تھر تھر کانپنے لگا تھا ۔ کوئی دیا سلائی تیرے پاس نہ تھی اور ابھی تو اسباب زندگی جمع کرنے کی سوچ ہی رہا تھا کہ ہم نے سرسبز شاخوں کو سرد ہوا کے جھونکوں سے باہم ٹکڑا کر ان سے آگ کے شعلے نکال دیے تاکہ تیری مشکل آسان ہو جائے ، مگر اب تجھے اس کی کیا غرض تیری احسان شناسیوں کے دن گزر چکے ہیں ۔ اور اب تو ' فساد کی آگ بڑھکانے کے لئے تیری زبان کے شعلے ہی کافی ہیں فولاد پگھل گئے ہیں ہلاکت کی آگ آسمان کو چھونے لگی ہے ۔ ہر معاملہ میں تو نے تیزی دکھائی اس لئے کہ اے انسان تیرے بارے میں ہم نے پہلے ہی فرما دیا تھا "انہ کان ظلوماً جہلولاً" بیشک وہ بڑا بے ڈھنگا ٹرباز ہے ۔ یعنی تو مستری کا مستری نکلا ۔ اللہ کی رحمتیں اور اس کی نوازشوں کو دیکھ کر بھی تو نے عبادت گاہوں کا رخ نہیں کیا ضرور کوئی تیری انگلی پکڑتا ہے مگر یاد رکھ جو ایسا کرتا ہے وہ ہمارے در سے دھتکارا ہُوا ہے ۔

ابھی تک تو اس نے تجھے چند اشارے ہی کئے ہیں ایک دن وہ خود بنفسِ نفیس تیرے روبرو کھڑا ہو گا پھر تجھے اس کی بدصورتی کا علم ہو جائے گا پس اپنے رب کے معجزات کو معمولی نہ جان غور کر بڑا گہرا غور کہ سرسبز شاخوں سے آگ نکلی تو کیوں کر نکلی ۔ ان دونوں درختوں کے بارے میں عرب کے صحرا نشین خوب جانتے ہیں ایک "المرخ" اور دوسرا "العفار" ہے ذرا بھر کے لئے غور کر کہ جس نے زمین و آسمان پیدا کئے ہیں کیا وہ اس بات کی قدرت نہیں رکھتا ہو گا کہ وہ دوسری بار بھی ان کی مثل بنا سکتا ہے ۔ کیوں نہیں وہ بنا سکتا ہے اور وہ سب سے بڑھ کر پیدا کرنے والا اور جاننے والا ہے ، اور اس کا کام صرف اتنا ہے کہ جب وہ کسی چیز کے فرمانے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے فرماتا ہے کہ ہو جا تو پس وہ ہو جاتی ہے ۔ کیوں نہ ہو وہی پاک ذات ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہی ہے اور پھر تم سب بھی اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہو ،

Marfat.com

یہ ہے قرآن کریم کا دل جس کی تلاوت سے دل جاگ اٹھتے ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالٰی اس کے پڑھنے اور سمجھنے والوں کی فطرت کے مقاصد کو کماحقہ اپنانے اور ان کو پورا کر دکھانے کی توفیق مرحمت فرمائے آمین ۔

(مولای صلِ وَسلمِ دائماً ابداً علٰی حبیبک خیرِ الخلقِ کلہِم)

وصلی علٰی جمیع الانبیاء والمرسلیں وعلٰی مَلٰئکتک المقربین وَعَلٰی اھلِ طاعتک اجمعین ۔ وعلٰی آل واصحاب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم :

# حِصّہ نظم

# سُورۃ یٰسٓ

کی

# منظوم ترجُمانی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# "قل لو کان البحر مداداً لکلماتِ ربی"

## حمد باری تعالیٰ

## (ماخوذ از قرآنِ کریم)

بے کراں یہ سمندر ہو گر روشنائی
مائل ہو ، لِکھنے پہ ساری خدائی
سَبھی اِنس و جاں مِل کے لِکھنے کو آئیں
ملائک بھی زور اِس پہ آ ۔ آزمائیں
وُہ پھر سات ساگر بھی ہمراہ لائیں
نباتات و نَرسل کی قلمیں بنائیں
اڑے آب سارا قلم ٹوٹ جائیں
بیاں وصفِ رَبِ جہاں کر نہ پائیں
خبر جب سے جَبرُوتِ خالِق کی پائی
بنے بَحر شبنم اُڑی روشنائی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## آغاز

کرتے ہیں آغاز نام خدا سے
رحیم و مہرباں کے فضل و عطا سے
یثرب کے شہ ہیں جو نبیوں کے خاتم
گدا ان کے در پہ ہیں دنیا کے حاتم
اترا تھا قرآن تسکین لے کر
مُزَمِّل مُدَثِّر کی تزئین لے کر
یٰس و طٰہٰ کے القاب سارے
ہیں ان کی محبت کے آداب سارے
جو پڑھتے ہیں قرآن نامِ خدا سے
وہ سرمست ہوتے ہیں جامِ ھدیٰ سے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# "تمہید"

## یٰس صلی اللہ علیہ وسلم

کھولیں یہ عقدہ مفسر مدام
یٰس کو حق نے دیا ہے دوام
یاسین و حٰم و طٰہٰ تمام
پیارے نبی کے پیارے ہیں نام
ہے زیبا سیادت جہاں کی بلے
ہے سارا جہاں ان کی رحمت تلے

یاسین سقفِ سرِ بے لساں
حٰم حامی ہمہ بے بساں
طٰہٰ سے مردانگی کا بیاں
جلال و جمال شاہِ شہاں

مدحت میں ان کی ہے سارا جہاں
کرم ان کا پھیلا یہاں اور وہاں

Marfat.com

یاسیں رُسُل کے ہوئے ہیں اِمام
خیر البریّہ و خیرُ الا نام

یاسیں سیادت کا اونچا مقام
سماحت ، سخاوت ہے مثلِ غمام
یاسیں نبوت رسالت کا نام
امامت ، کرامت ، عدالت کا نام
یاسیں شجاعت ، بسالت کی جان
عزیمت ، حمیت ، بطالت کی آن
اشارے سے ان کے فضا میں خلل
دو ٹکڑے ہو مہ اور جائے سنبھل
اڑے ہے بُراق ان کا یوں گام گام
کہ رہ جائیں جبریل بھی تھام تھام
یاسین چلے ہیں سوئے آسماں
وہ دیکھیں گے آیاتِ کبریٰ وہاں
یاسیں کی تفسیر ہے یہ قریں
دیا ان کو حق نے پیام آخریں

Marfat.com

یاسیں ضمیر ہمہ دلبراں
یاسیں ہیں سردارِ پیغمبراں

انہیں کے ہی دم سے ہیں کون و مکاں
ہیں طلعت سے روشن مکاں لا مکاں
یاسیں ہیں کونین کے راہ بر
ضیاء ان سے پاتے ہیں شمس و قمر
شفاعت پہ فائز ہیں وہ بے گماں
زمانے پہ ان کی ہے رحمت عیاں
یٰس زمانے کے سر پہ ہے تاج
رکھیں گے وہی عاصیوں کی بھی لاج
جب آئیں گے کوثر کنارے نبیؐ
بخشیں گے جام اک دلارے نبیؐ
کہے جن کو دنیا رسولِ امیں
مثال ان کی دو جگ میں کوئی نہیں
حسیں ہیں محمدؐ کمال و تمام
علیہ الصلاۃ علیہ السلام

Marfat.com

یس زمانے میں اسریٰ کا چاند
ہوئے سب حسیں روبرو اس کے ماند
یاسیں ہے سائر کمالات کا
پیامبر جہاں میں سلامات کا
یٰس کو مختار حق نے کیا
حسیں تھا حسیںؑ نے جو خود چُن لیا

Marfat.com

# "یٰس والقرآن الحکیم"

اے "یاسین" سوگند قرآن کی
حکمت سے معمور فرمان کی

ایضاً (مفہوم معروف)

قیامت تلک دے گا قرآں شہادت
ترے نام ہو گی جہاں کی سیادت
زمانے میں تیرا ہی چرچا رہے
ہر گاہ پہ اور ہر جا رہے
تو رازِ خدائی کو ظاہر کرے
سچ کو تو باطل پہ قاہر کرے
تو یاسین یعنی کہ سردار ہے
یہ قرآن تیرا طرفدار ہے
اے یاسین تم پہ صلاۃ وسلام
کیا دن ہو کیا رات کیا صبح و شام

Marfat.com

# "انک لمن المرسلین علٰی صراطٍ مستقیم"

بیشک رسولوں میں تم ہو یگانہ
مدحت میں بیتے گی عمرِ زمانہ
تری راہ سیدھی سلیقہ پیارا
تو قائد ہے سبؐ کا سبھی کا سہارا

ایضاً (مفہوم معروف)

سیادت تری ہو گی تسلیم سب کو
بے شک ہے محبوب تو اپنے رب کو
صفتوں کا تیری لکھا ہے یہ کالم
اطاعت میں تیری رہے گا یہ عالم
تو سچا ہے دنیا میں سب جانتے ہیں
ہوں کافر مسلماں سبھی مانتے ہیں
کیا تو نے اس راہ میں ہے اجالا
جہنم میں گرتے ہوؤں کو سنبھالا

Marfat.com

تنزیل العزیز الرحیم" ---- فہم "عٰقِلون"

یہ قرآن تنزیلِ ربِّ جہاں ہے
عزیز و رحیم اس کا خود پاسباں ہے
مآلِ بدی سے تا ان کو ڈرائے
سُجھائے گئے جو نہ ان کو سُجھائے
وہ اک قوم جس کے کہ آبا تھے غافل
وہ پہلے تھے بہتر مگر اب ہیں سافِل
(مفہوم معروف)
کٹھن ہے بڑا ان کا گِر کے سنبھلنا
جہالت کی تاریکیوں سے نکلنا
کھڑے ہیں وہ اک موڑ پہ جم کے ایسے
مسافرِ کوئی رہ سے بھٹکا ہو جیسے
کوئی تم سے پہلے نہ ان تک تھا آیا
جو آیا تو بس قوم تک اپنی آیا
تو خود آ کے ان کو خبردار کر دے
محبت کے جذبوں سے سرشار کر دے

Marfat.com

ملے کھل کے پیغام سارے جہاں کو
کہ مانیں وہ ربِّ مکاں لا مکاں کو
ظاہر ذرا ان پہ برھان کر دے
وہ کافر ہیں ان کو مسلماں کر دے

Marfat.com

(۱)

بیشک حقیقت یہ ظاہر ہوئی ہے
بدی اِک شیاطیں کی باہر ہوئی ہے
ہوا بات کا ان پہ کہنا یہ آساں
کہ کثرت تو ان کی نہ ہو گی مسلماں

(۲)

ڈالا ہے ہم نے وہ اک طوق ان کے
ہے گردن سے ٹھوڑی تلک فوق ان کے
یہ نکٹائی سی ان کو جکڑے ہوئے ہے
تکبر کے پھندے میں پکڑے ہوئے ہے
ہدایت کوئی پہنچ پائے نہ ان تک
رسائی محبت بھی پائے نہ ان تک
پھریں ہیں تکبر کا وہ طوق پہنے
سمجھتے ہیں ناداں کہ ہیں ان کے گہنے
یہی طوق ان کا ہوا کُفر ساماں
شقاوت ، عداوت بھری ہے فراواں

Marfat.com

## "وجعلنا من بین --- فہم لا یبصرون"

ہے گرد ان کے دیوار ہم نے بنا دی
نکلنے کی پھر اس سے کوئی نہ راہ دی
ڈھانپا بھی اوپر سے اس طور ہم نے
نہ کرنے دیا پھر تو کچھ غور ہم نے

ایضاً (مفہوم معروف)

ہے گرد ان کے ایسی فصیل ایک بستہ
کبھی دیکھ پائیں گے ظالم نہ رستہ
نصیحت نہ آئی کبھی راس ان کو
محبت کا بھی نہ رہا پاس ان کو
اجالا رہا نہ کبھی خوب ان پر
پڑی نہ ہدایت کی کچھ دھوپ ان پر

## "وضاحت"

شبِ ہجر ظالم جو گھیرے کھڑے ہیں
عقلوں پہ پردے گھنیرے پڑے ہیں
یہاں خاک دشمن کے سر پہ تو ڈالے
نکل کر تو گھر سے مدینے کی رہ لے
ارادے مشیئت کے سمجھیں نہ قاتل
کریں گے سبھی داؤ ظالم کے باطل
تلاوت سے یٰس کی بے خوف چل دے
تری محنتوں کا خدا تجھ کو پھل دے

سواء علیہم ---- اجرِ کریم

(۱)

ڈرائیں انہیں آپ یا نہ ڈرائیں
ازل کے وہ گمراہ ہیں ایماں نہ لائیں
قیامت کا کھٹکا جو رکھتا نہیں ہے
وہ لذت بھی ایماں کی چکھتا نہیں ہے

Marfat.com

تمہارا ڈرانا اسی کو ہی بس ہے
نہ جس دل میں دنیا کی ہوتی ہوس ہے
اطاعت کے جذبے سے سرشار ہو جو
دل سے بھی دین کا طرفدار ہو جو

(۲)

نصیحت ہے، چاہت کی جلوہ گری
محبت خدا کی ہے فرماں بری
جو بن دیکھے رحماں سے ڈرتا رہے
وہ بخشش کا سامان کرتا رہے
کرے گا وہ اجرِ کریم اور حاصل
رہا ہو کبھی جو نہ ایماں سے غافل

اِنّا نحن ---- فی امامِ مبین

کریں ہم سبھی لوگ زندہ دوبارہ
نہیں مرگ اس زندگی کا کنارا

Marfat.com

اتاریں گے سب بار دوشِ زمیں سے
پھٹیں جب قبور ان کی جوشِ زمیں سے
ہَوائے قیامت لگی سَر سَرانے
جیئے جا رہے ہیں وہ مردے پرانے
جزائے عمل لوگ پائیں گے آخر
حساب ان کا سارا چکائیں گے آخر
عمل جو کہ کرتے ہیں سارے خلائق
انہیں لکھ رہے ہیں ہمارے ملائک
رکھتے ہیں اعمال اپنی نظر میں
کہ ہو فیصلہ تا کہ خیر اور شر میں

Marfat.com

# تفسیر

## "مَا قَدَّمُوا وَ آثَارَ هُمْ"

## (شانِ نزول)

## "ذی سَلَم کے ہمسائے"

کوہ ہے سَلَم کا مدینے کے پاس
بندھاتا ہے اپنے مسافر کی آس
دامن میں کوہ کے ہیں کچھ بستیاں
بَسَا کرتی تھیں اُن میں کچھ ہستیاں
سلم کے یہ ہمسائے کیا خوب تھے
نبیؐ اُن کو جاں سے بھی محبوب تھے
یہ عہدِ رسالت کی ہے داستاں
محبت ہے اِن وادیوں کا نشاں
بَسے یاں کبھی جو کہ احباب تھے
حبیبؐ دو عالم کے اصحابؓ تھے

Marfat.com

گوارا نہ تھا اُن کو ہجرِ رسولؐ
رہیں دور نظروں سے نہ تھا قبول
سوچا اُنہوں نے کہ "آثار" تج کر
بسیں آ مدینے میں ابرار دَج کر
مگر حق کو تھا بہتری کا خیال
کہ گھر چھوڑنا ہو گا اُن پہ محال
مِلا حکم رب کا یہ اَخیَار کو
نہ چھوڑیں مکاں کو نہ "آثار" کو
وہ چل کے نمازوں کو آیا کریں
ثواب اپنی چاہت کا پایا کریں
چاہت میں اُن کی ہیں خوش بختیاں
رہیں اُن کی آباد یہ بستیاں
محبت نہ جائے کبھی رائیگاں
ہے دوری بھی اُن کی وفا کا نِشاں
عمل اُن کے ہاں جو کہ مَرسُوم ہے
"دفاتر" میں قدرت کے مرقوم ہے

سلامت رہیں اُن کے "آثار" یہ
قیامت تلک اُن کے گھر بار یہ
جو آتے رہیں گے نمازوں کی خاطر
قیامت میں ہو گا خدا اُن پہ ساتر
وفا کے جہاں کے یہ سب تذکرے ہیں
جو عقل وخِرد کے جہاں سے وَرے ہیں
یہ بھولی ہوئی داستانِ غریب
دل و جاں کے لاتا ہے قرآں قریب

ہَوائے مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دریچے میں یادوں کے ابھرا ہے ماہ ؟
کہ روتا ہے دل اور بھرتا ہے آہ
سلم کے وہ ہمسائے کیا یاد آئے ؟
کہ آنکھوں نے اشکوں کے دریا بہائے
ہَوا آ گئی ہے یا پھر کاظِمہ سے ؟
ہرے داغ ہوتے ہیں اس لازمہ سے

Marfat.com

اَضَم کے پہاڑوں پہ بجلی ہے چمکی ؟
تِرے دل کی ویران دنیا ہے دمکی
کوئی لے چلے تو ذرا اُن کے پاس
بڑھی جا رہی ہے لَبوں کی پیاس
یہ ہے اِک دُعا رَبِّ کعبہ مِری
غریب اِلتجا رَبِّ کعبہ مِری

Marfat.com

# واضرب لہم مثلًا --- الاالبلاغ المبین

کوئی عیش کا جبکہ ہووے زمانہ
وہ بنتا ہے تاریخ کا اک فسانہ
تکبر جہل اور غنڈہ گری
ہوتی ہے شیطاں کی فرمانبری
بستی کے اشرار کی وہ کہانی
بیاں کر تو محبوبؐ اپنی زبانی
مرسل ہمارے کبھی واں جو آئے
ہدایت کی تسکین وہ ساتھ لائے
رسل تھے محبت کا پیغام دیتے
مگر دہر والے تھے دشنام دیتے
وہ دو تھے جو پہلے ڈرانے کو آئے
خدا کے غضب سے بچانے کو آئے
کسی کو نہ طاقت تھی بستی میں پہلے
کسی سے کوئی بات سچ کی جو کہہ لے

Marfat.com

روانہ کیا تیسرا ان کی خاطر
قوت بڑھائی تھی ثالث نے آ کر
تینوں ہی مصروفِ فکر و عمل تھے
نہ کہتے کوئی بات وہ بے محل تھے
کہا تھا انہوں نے کہ حق کے امیں ہیں
رُسُل ہیں بجز سچ کے کہتے نہیں ہیں
کہا شہر والوں نے سوئے ادب سے
بشر ہو نِرے تم ہمارے ہی ڈھب کے
کہو تم فرستادۂ آسماں ہو
نہ جانو کہ دنیا میں رہتے کہاں ہو
خود ہی یہ باتیں بنا کر ہو لاؤ
یہ عیش جہاں تا کہ ہم سے چھڑاؤ
کوئی شئے بھی رحماں سے آئی نہ ہو گی
مگر تم نے خود ہی بنائی وہ ہو گی
رحماں نے کچھ بھی اتارا نہ ہو گا
ملا کچھ بھی اس سے سہارا نہ ہو گا

Marfat.com

سنے مرسلیں نے غضب کے جو طعنے
رکھتے نہ ہوں گرچہ کچھ لفظ معنے
کہا مرسلیں نے خدا جانتا ہے
وہ جھوٹ اور سچ کو بھی پہچانتا ہے
احکامِ خدا کچھ ہماری طرف ہیں
وہ ہم لے کے آئے تمہاری طرف ہیں
خدا کی محبت سے اعراض کیسا
ہدایت کی دولت سے اغماض کیسا
یہ عائد ہے ہم پر کھری بات کہنا
مصائب تمہارے دل و جاں پہ سہنا
خوشبو یقیں کی وہی ہم سے پائے
ہدایت کی باتوں میں جو دل لگائے
اسیر صبح و شام کو یہ صلاح ہے
خدا کی اطاعت میں سب کی فلاح ہے
غرض مُرسلیں نے کہا ہم کہ حق ہیں
نہ کہتے کوئی بات تم سے ناحق ہیں

Marfat.com

قالو انا تَطَیرَنَا ----

بل انتم قوم مسرفون

مگر شہر والوں نے مانا نہ مانا
سچوں کو سچا نہ جانا نہ جانا
لائے نحوست ہو یہ جانتے ہیں
مصیبت تمہیں خاص گرداتے ہیں
یہاں یہ تمہارا ہے خالی فضیحت
نہ سمجھو کہ کچھ ہم نے پا لی نصیحت
کرو بند اپنی زبان نصیحت
تمہیں بس نہیں ترجمان نصیحت
آؤ نہ گر باز اس بات سے تم
مصائب اٹھاؤ گے ہر گھات سے تم
کبھی یہ نہ ہو تم کو سنگسار کر دیں
اذیت کے صدموں سے دوچار کر دیں

Marfat.com

نحوست تمہاری تمہیں کو مبارک
وگرنہ کریں گے ہم اس کا تدارک
خود کو نہ سمجھو کہ تم راہ پر ہو
بگڑے ہوؤں کے نہ تم راہبر ہو
رُسُل نے کہا یہ نحوست نہیں ہے
کفر ہے جہاں بس نحوست وہیں ہے
ہدایت کو تم جو نحوست ہو کہتے
سچ کی نہیں ہے ضرورت ہو کہتے
سنو یہ تمہاری جو گمراہیاں ہیں
نحوست سے کرتی شناسائیاں ہیں
بُروں کی نحوست بُروں کے ہے ہمراہ
چلے جا رہے ہیں جہنم کو گمراہ
خدا کی طرف سے ہدایت ہے تم کو
مؤقّت ملی یہ رعایت ہے تم کو

Marfat.com

وجاء من اقصیٰ المدینہ ------
انی آمنت بربکم فاسمعون

یہ تبلیغ ساری کاؤوس دہر کو
بُری لگ رہی تھی رؤوس شہر کو
گذر کی جو تکرار پر اہلِ شر نے
نہ مانا رسولوں کو اہل نگر نے
بہادر جواں اک کنارِ شہر سے
جو بھاگا اِدھر کو دیار قہر سے
جواں یہ جو آیا من اقصیٰ المدینہ
کشادہ ہدایت سے رکھتا تھا سینہ
کہا اس نے آتے ہی مانو رسل کو
حماقت سے خود سا نہ جانو رُسُل کو
ہیں بے لوث تم کو وہ پیغام دیتے
نہیں اس کے بدلے میں کچھ دام لیتے
ذرا بھی جو تم عقل سے کام لیتے
تو دامن پیاروں کا تم تھام لیتے

Marfat.com

کہا تھا جواں نے بناوٹ ہے کیسی
خدا کو نہ مانوں روکاوٹ ہے کیسی
مجھے کیا ہے بندہ بنوں نہ خدا کا
نہ رستہ چلوں مرسلیں کا ھدیٰ کا
وہ خالق مرا فاطرِ این و آں ہے
زمین و زماں میں اسی کا نشاں ہے
وہ پیدا نہ کرتا اگر دارِ ہستی
تو رہتا جہاں موت کی ایک بستی
پکڑ لوں بتوں کو جو میں چھوڑ خالق
نہ دیکھے گا کل مجھ کو منہ موڑ مالک
رحمان چاہے جو مجھ پہ ضرر کچھ
روکے گا کوئی نہ مجھ سے شرر کچھ
شفاعت نہ ان کی میرے کام آئے
حمایت بتوں کی نہ بگڑی بنائے
خدا ان کو پکڑوں تو گمراہ ہوں بیشک
سنو! میں کہ مرسَل کے ہمراہ ہوں بیشک

Marfat.com

# "تفصیل اجمال"

جواں نے کہا میں نے مانا خدا کو
سنو آج میری توانا صدا کو
یہ للکار سن کے جلا ان کا سینہ
یہ گفتارِ حق سن ، بڑھا ان کا کینہ
تاؤ میں جھرمٹ کو طیش آ گیا تھا
بے جا غضب میں وہ جیش آ گیا تھا
پڑے غیظ سے ٹوٹ کر تھے وہ سارے
زاغوں نے گھونسے جواں کو تھے مارے
وہ غصہ جواں پہ اتارا سبھی نے
کیا اس کے خُوں پہ گذارا سبھی نے
بُرا تھا یہ جھرمٹ کہ جاں اس نے لے لی
ملا وہ خدا سے اماں اس نے لے لی
حمایت ہے نیکوں کی اک کام اچھا
چلی جائے جاں بھی تو ہے نام اچھا

Marfat.com

# قیل ادخل الجنۃ ---- فاذا ھم خامدون

نازاں تھی کثرت جو اٹلے جتن پر
توڑا ستم تھا جو معصوم تن پر
بیاں سے لرزتا ہے دل بھی ستم کا
نگاہوں سے برسے ہے بادل بھی غم کا
لہو میں نہایا بہادر پیارا
دشتِ وغا میں وہ نادر پیارا
میّسر کفن تھا نہ اس کا دفن تھا
غبارِ ہوا اس کا بس پیرہن تھا
تھی کچھ دیر پہلے کہ لب بولتے تھے
مگر اب تو اعضاء بھی سب بولتے تھے
صدق و صفا کا وہ جوہر تھا گویا
کانِ شجاعت کا گوہر تھا گویا
ہوئی جاودانہ تب و تاب اس کی
کھلے زخم ایسے بڑھی آب اس کی

Marfat.com

جواں کی شہادت کا جنت تھا حاصل
صلہ تھا وفا کا خدا سے تھا واصل
کہا تھا جواں نے یہ جنت میں جا کر
خوش ہوں خدایا میں دنیا سے آ کر
مری قوم اے کاش اتنا تو جانے
حمایت کے بدلے میں بخشا خدا نے
مکرّم کیا مجھ کو رب نے ابھی سے
قیامت پڑی آئے جب اور جبھی سے

"ظلم کا بدلہ"

دامن پہ دیجے یہ خون ناحق کے
اذاں دے رہے تھے چمک کے دمک کے
بعد اس کے ہم نے اتارے نہ لشکر
حاجت تھی اس کی نہ ڈھونڈے تھے عسکر

نہ تیر و تفنگ اور نہ اسلحہ اٹھایا
کڑک سے مگر کر دیا تھا صفایا
وہ خوار و پریشاں اوندھے پڑے تھے
پلک میں شہر والے روندے پڑے تھے
نہ روئی زمیں نہ فلک ان پہ رویا
ہر اک ان کا ظالم تھا مٹی میں کھویا

یُحسرتاً ---------- جمیع

## لدینا محضرون

سنو! دنیا والوں کا قصہ عجب ہے
عداوت کی ان کا نہ سمجھا سبب ہے
رُسُل میں رسول ایسا آیا نہ ہو گا
کہ لوگوں نے ٹھٹھا اڑایا نہ ہو گا
نہ دیکھا کہ پہلے بھی کچھ ان سے قومیں
ہلاکت میں ڈوبیں عداوت کی رَو میں

## "آثار الصنادید"

یہ ٹیلے یہ کھنڈر یہ آثار سارے
سناتے ہیں عبرت کے اخبار سارے
ظالم کبھی جو کہ بستے یہاں تھے
آوازے شریفوں پہ کستے یہاں تھے
میلوں تماشوں میں مخمور تھے وہ
عقبیٰ کی ہر بات سے دور تھے وہ
مگر ظلم ان کا جو تاڑا خدا نے
کوئی دن میں ان کو پچھاڑا خدا نے
جو دیکھا تو اک آن اوندھے پڑے تھے
مرقد میں اپنے وہ روندے پڑے تھے
وہ آئیں گے سب لوگ اک دن ادھر کو
گئے ان سے پہلے بھی مرکر جدھر کو
روز جہاں کی ہو پھر شام ہو گی
از بس کہ انساں کے یہ نام ہو گی

Marfat.com

# وآیۃ لہم الارض ---- ومما لایعلمون

## (مفہوم معروف)

مردہ زمیں میں ہے آیت ہماری
ظاہر درخشاں ہے غایت ہماری
قدرت ہماری نشاں بھی ہمارا
ہوتی ہے زندہ یہ جاں بھی دوبارا
ابرِ کرم لا کے سُوکھی زمیں کو
بناتے ہیں گلزار رُوکھی زمیں کو
دشت و بیاباں کو ہیں زندہ کرتے
اناجوں سے ہم ان کی جھولی ہیں بھرتے
جماتے ہیں ہم بیج کالی زمیں میں
نئی تازگی ہے گل و یاسمیں میں
بھرتے ہیں خوشوں میں لعل و نگیں کو
کھانے کو دیں تا کہ صحرا نشیں کو
ہوا آب و دانہ پہ جیون تمہارا
کرو تم ہو بے فکر اس پہ گذارا

Marfat.com

ہرے ہو رہے ہیں سبھی کوہ و صحرا
قدرت ہماری کا ہرجا ہے پہرا
بنجر زمینوں میں جنگلات کیا کیا
شجر اور گل زار و باغات کیا کیا
کہیں شور چشموں کا باغوں کے اندر
کہیں پھول بوٹے ہیں راغوں کے اندر
کھجوروں کی دیکھو تو بہتات ہے کیا
سنہری انگوروں کی سوغات ہے کیا
انگوروں کے خوشے لٹکتے ہیں ایسے
کہ پتلی کے موتی مٹکتے ہیں جیسے
درختوں کے پھل پھول سب ہیں نرالے
ہیں پھیلے زمینوں میں ہر سُو اُجالے
ہاتھوں بھی گر کچھ بنائے نہ انساں
مگر شکر لب پہ بھی لائے نہ انساں
اُسی ذاتِ حق نے ہیں جوڑے بنائے
انساں بنائے یا پودے اگائے

Marfat.com

کیا کچھ ہے مخلوق کوئی کچھ نہ جانے
مگر اتنا جانے جو بخشا خدا نے
کیا علم انساں نے حاصل ہے نا گاہ
مگر علمِ کامل سے قدرت ہے آگاہ
کرو شکر نعمت کا ہر آن ہر گاہ
سجدے لٹانے کو واہے وہ درگاہ

مردہ زمیں اور مردہ دلی

مردہ دلی ہو یا مردہ زمیں ہو
دونوں ہیں یکساں کہاں اور کہیں ہو
زمیں زندہ ہو گی جو شبنم کے دم سے
تو دل زندہ ہونگے ندامت کے نم سے
جو اشکوں کے موتی پرویا کریں گے
وہ غافل رہیں گے نہ سویا کریں گے

Marfat.com

# "مظاہرِ قدرت"

## وآیت لھم الیل ---- کل فی فلکٍ یَّسبَحُوْن

### "آیت الیل"

آیت ہے راتوں سے دن کا نکلنا
سورج کی تابش سے دن کا مچلنا
اندھیرے گھنیرے جو دنیا پہ چھائیں
تڑ کا اندھیروں سے ہم کھینچ لائیں
نہ لاتے تمہارے لئے گر سویرا
تمہیں چھوڑ جاتا نہ ہرگز اندھیرا

### "سورج کا راستہ"

سورج بھی چلتا ہے جو مستقر میں
حکم خدا سے ہے رہتا سفر میں

Marfat.com

ہے اجلا یہ کرتا اندھیروں کو آ کر
بساتا ہے جگ میں سویروں کو لا کر
اجالے کا آتا ہے برساتا بادل
لٹاتا ہے کرنیں الٹتا ہے چھاگل
زرِ بفت پہنائے لاتا ہے دن کو
سرِ شام خود ہی ہٹاتا ہے دن کو

## "چاند کی منزلیں"

مہ ہے فلک پر یا شاخِ شجر ہے
خجل ہے وہ خود ہی کہ شاید حجر ہے
منازل کی اس کو مقدر کیا ہے
جہاں میں اسے نہ کہ بے پر کیا ہے
شب چاردہ میں کنول پہ ہے جوبن
چاندی سی کِرنوں سے چمکے مہابن
اجالا مہر سے ہے مہ گرچہ پاتا
نہیں پھر بھی خاطر میں اس کو وہ لاتا

Marfat.com

مہر کے ہی دم سے ہے مہ جگمگائے
منازل میں آگے ہی آگے کو جائے
جو دن کو نہیں اپنی صورت دکھاتا
وہ تاروں کی محفل میں ہے گُل کھلاتا
ڈھونڈے ہے سورج صبح و شام اس کو
مگر پا سکا نہ کسی گام اس کو
ہے دولہا مہر ، مہ اس کا شہ بالا
ہے قدرت نے دونوں کو گردش میں ڈالا

"شب سیاہ"

لیلائے شب کی ہے عادت پیاری
ہمیشہ ہی دن کے ہے پیچھے سدھاری
آتی ہے شب کو ستارے لگا کر
مہر کو وہ ڈھونڈیں سبھی مل ملا کر
ہوتے ہیں شب کو بڑے کام کرنے
لگی پر نہ دن سے وہ آگے گذرنے

لیلائے شب میں جو ظلمت گری ہے
پھرے کوئی کرتا خود اس سے بری ہے
تھکی روح کا ہے یہ غم بھانپ لیتی
تسکیں کی چادر میں ہے ڈھانپ لیتی
غمِ روز شاعر غمِ شب بتائے
یہ سب داغ گیسو میں اپنے چھپائے
شفق کے لہو سے جو شب پھوٹتی ہے
مشقّت سے جانِ حزیں چھوٹتی ہے

(بحکم پروردگار سیارے گردش میں ہیں)

سیارے یہ سارے ہیں نیلی فِضامیں
سبھی تیرتے ہیں سجیلی ضیاء میں
ہیں موتی پیارے یہ لیلائے شب کے
بناتی ہے قدرت عجب خاص ڈھب کے

# رحمتِ پروردگار

## وآیۃٌ لھم انا حملنا ---- الا رحمۃً منا

## و متاعًا اِلیٰ حِین

(کشتی کا سمندر میں انسانوں کو لے کر سفر کرنا)

یہ آیت ہے ان پہ کھلی سی عنایت
سمندر میں کشتی کی بے جا درایت
سمندر میں کشتی لدی کو بھی دیکھیں
کبھی پار کرتے ندی کو ہی دیکھیں
لہروں پہ چلتی ہے مشحونہ کشتی
تلاطم سے ٹکراتی مجنونہ کشتی
لئے ساتھ میں اپنے شمس و قمر کو
نکلتی ہے بے خوف مشق بحر کو
یہ قدرت اسے گر سہارا نہ دیتی
وہ سب غرق ہوتے کنارا نہ دیتی

Marfat.com

نہ پھر آہ سنتا کوئی ڈوبتوں کی
مدد کو نہ آتا کوئی بے کسوں کی
وہ ڈوبے کہاں ہیں یہ لہروں سے پوچھو
سنیں گے کیونکر نہ بہروں سے پوچھو
ہماری طرف سے یہ رحمت ہے تم پر
نہ غرقابی تم پر نہ زحمت ہے تم پر
امیدوں کی کشتی کنارے ہے لگتی
مری رحمتوں کے سہارے ہے لگتی
جو چاہے کہ گوہر مرادوں کا لائے
وہ بحرِ تفکر میں غوطہ لگائے

Marfat.com

## ''تقویٰ کا درس''

واذا قیل لھم اتقوا ---- ان انتم الافی ضلالٍ مبین

## ''تقوی''

کہا جو ڈرو تم عمل کی جزاء سے
کریں رحم ہم تم پر اپنی رضا سے
ڈرو گردو پیش اور احوال سے تم
عقبیٰ میں فائز ہو افعال سے تم
نہ پہنچی تھی آیت کوئی شاذ ان تک
تھا اعراض ان کو یہ جانیں جہاں تک
ہدایت کی جو بات ان تک تھی آئی
مگر قوم نے آنکھ اس سے چرائی

Marfat.com

## فرمان خدا اور اغنیا کی حجّت تراشی

کہا جب غریبوں پہ کچھ دان کر دو
خدا کے دیے سے تو احسان کر دو
وہ کنجوس بولے تھے اہل یقیں سے
خدا گر ہے چاہے کھلائے کہیں سے
کیوں ہم سے چاہے وہ خود ہی کھلائے
یہ اچھا نہیں ہے وہ ہم سے دلائے
خدا چاہتا تو وہ خود ہی کھلاتا
کھلانے کی ترغیب کیوں وہ دلاتا
یہ سچ ہے کہ تم خود ہی کھوئے ہوئے ہو
جگاؤ نہ ہم کو جو سوئے ہوئے ہو

Marfat.com

## "تکرار منافقین"

ویقولون متی ھذا الوعد ----

صدق المرسلون

کہتے ہیں کافر ہمیں یہ بتاؤ
قیامت کھڑی ہے کہاں اس کو لاؤ
کہتے ہیں کب کو ہے وعدہ یہ پکا
بتاؤ ہمیں گر ہے کچھ قول سچا

## "قیامت کی کیفیت"

نہ دیکھیں مگر ایک جھٹکا بڑا وہ
اچک لے قیامت کا کھٹکا بڑا وہ
پریشان ہونگے وہ برباد ہونگے
جو جنت میں جائیں گے وہ شاد ہونگے

Marfat.com

## "دنیا سے عقبیٰ کی طرف روانگی کا منظر"

نہ کر پائیں اس حال میں وہ وصیت
عزیزوں کو کچھ مال کی وہ ودیعت
پڑی شام ہو گی نہ لوٹیں گے گھر کو
بسائیں نہ پھر آ کے اجڑے نگر کو
جو پھونکیں گے کرّنا تو قبروں سے اٹھ کر
کہیں گے وہ رَب سے ذرا سا وہ ٹھٹھ کر
وہ بولیں گے ایسے میں کیوں ہے بلایا
ہمیں سونے والوں کو کیوں ہے جگایا

### دوبارہ زندہ ہونے کے بعد کا منظر

قبرِ شکستہ سے کس نے ہوا دی
عَدل کی یہ زنجیر کس نے ہلا دی
مرقد ہمارا یا اُجڑی سرا تھی
کبھی پہلے آتی نہ بانگِ درا تھی

جگر بھی یہ چیرے ہے صوتِ مسلسل
کہاں چھوڑ بھاگی ہے موتِ مسلسل
ہے لگتا خسارے کا دن آ گیا ہے
عمل کے ستارے کا دن آ گیا ہے
یہی ہے وہ شاید کہ وعدۂ رحماں
جسے سن کے ہوتے نہ تھے ہم مسلماں
یہ وعدۂ رحمان پورا ہوا ہے
رسولوں کا فرمان پورا ہوا ہے

"حسرت و آہ"

پکاریں گے 'یاویل' 'یاویل' کہہ کر
لے جائے جہنم کا اک سیل بہہ کر
جہنم جو پھر کام آساں کرے گی
سبھی کافروں کو شکم میں بھرے گی

Marfat.com

# "قیامت کی صورت"

ان کانت الا

جمیع لدنیا محضرون

قیامت کیا ہے کیا ہے نشانی
بتائیں کے کھٹکے ہی اپنی زبانی
قیامت قیامت کا ساماں کرے گی
عمل کی جزا کو وہ آساں کرے گی
قیامت کی خاطر جو ہو ایک جھٹکا
سبھی گھیر لائے گا بُھولا یا بھٹکا
جو کوئی سنے گا کبھی اس کا کھٹکا
نہ ٹھہرے مقابل جو پکا ہو ہٹ کا
قیامت جو آحشر برپا کرے گی
ندامت میں انساں کو سرپا کرے گی
سبھی آ کے محشر میں حاضر جو ہونگے
ہماری مشیئت کے ناظر وہ ہونگے

Marfat.com

# "حکم خداوندی" کی تعمیل

قیامت کا ہم پہ نہ کچھ بار ہو گا
مگر ایک جھٹکا سا یک بار ہو گا
پس اس کے نتیجے میں انسان سارے
بھولیں گے دنیا کے ارمان سارے
حاضر ہوں محشر میں اک آن سارے
قیامت کو یاد آئیں فرمان سارے

فالیوم لا تظلم نفس ---- من
رب رحیم

کسی پہ کوئی ظلم اس دن نہ ہو گا
سوائے عمل کے مقدر نہ ہو گا
ملے گا تمہیں کو تمہارا جو ہو گا
وہ شاداں رہے گا ہمارا جو ہو گا
عمل کی جو سوغات تم ساتھ لائے
سوائے جزا کے نہ کچھ ہاتھ آئے

## "اہل جنت کے حالات"

جنت کے اصحاب کی بات کیا ہے
پھلوں اور میوں کی بہتات کیا ہے
بے شک وہ جنت میں مشغول ہونگے
فوَاکِہہ وہاں انْ کا معمول ہونگے
زن و مرد بیٹھے ہیں آئے مقابل
وہ سایوں میں تکیئے لگائے مقابل
جو مانگیں پائیں گے جنت میں فوراً
خوشی میں ہیں اب سارے ہارے تھکے من
ملے ہیں انہیں آج چاہت کے جلوے
جنت میں سامانِ راحت کے جلوے
کوئی آج اغیار شامل نہیں ہے
کوئی آج آزار کامل نہیں ہے

Marfat.com

"سلام قولاً من رب رحیم"

مسلّم ہوئے آج اقوالِ رحمت
گئے بیت ان سے مہ وسال زحمت
سلام ان پہ آیا ہے ربِ جہاں سے
وہ نزدیک ہیں آج شاہِ زماں سے
دیدارِ حق آج ان کو ملا ہے
نتیجۂ سچ آج ان کو ملا ہے
رحیم و مہرباں خدا ہے سلامت
نہیں ہے کوئی ان پہ حرف ملامت

(فرمان خداوندی)

ہمارا ہے فرمان مجرم الگ ہوں
ستم کے پجاری وہ سارے الگ ہوں
الگ ہو مجرمو! ذرا آج تم یاں
کیا تھا جو وعدہ وہ پوچھیں گے ہم یاں

Marfat.com

نہ پہنچا تھا یہ عہد تم تک ہمارا ؟
کئے رکھنا شیطاں سے ہر دم کنارا
بیشک وہ دشمن کھلا ہے تمہارا
ہمیں یاد رکھنا ہے فرماں ہمارا

منافقین اور کفار سے "استفسار"

ملا کیا ہمارا نہٗ فرمان تم کو ؟
مبادا کہ بہکائے شیطاں تم کو
مری بندگی میں ہی مرنا جو مرنا
مری راہ سیدھی ہے اس سے گذرنا
یہی راہ سیدھی ہے جنت کو جاتی
نشاں عاطفت کا تمہیں ہے بتاتی
اگر ہو طلب تم کو راہِ فلاح کی
اطاعت کی مرسل کا پہنو کلاہ بھی

"شیطان کی کارکردگی"

شیطاں ہے کرتا کثیروں کو گمراہ
غریبوں امیروں وزیروں کو گمراہ

Marfat.com

سمجھ پھر بھی انساں کو آئی نہ ہرگز
صحیح بات دنیا کو بھائی نہ ہرگز
کیا نسلِ انساں کو شیطاں نے گمراہ
رہی پر نہ انساں کو دنیا میں پرواہ

"وعدہ جہنم"

یہی ہے جہنم جو وعدہ لیا تھا
جسے سن کے دل تھام تم نے لیا تھا
یہی ہے جہنم ڈراتے تھے جس سے
نگاہوں میں آنسو بھر آتے تھے جس سے
محبت کا وہ جام تھا جو دیا تھا
زہر تھا وہ تم پہ نہ تم نے پیا تھا
ملو آج اس سے جہنم کھلی ہے
جلانے کی خاطر یہ بپھری تلی ہے
بڑھکتی ہے انصاف کا سوچتی ہے
حقارت سے ظالم کا منہ نوچتی ہے

Marfat.com

"منہ پر مہریں لگی ہونگی
ہاتھ پاؤں گواہی دیں گے"

الیوم نَخْتِمُ علیٰ افْواھم ---- ومن نعمرہ
نُنکِسہُ فی الخلق افلا یَعْقِلُون

ہوئی گنگ کیوں آج ان کی زبانیں
اڑی ہیں گلے میں جوں ٹیڑھی کمانیں
سیئے آج ہونٹ ان کے ہم نے تمامی
نہ تھی بولنے کی کبھی جن کے خامی
چُپ ہیں کیوں آج خنجر زبانیں
کہ اعضا سنائیں گے ان کے فسانے
گواہی میں ہیں آج اعضا بدن کے
وہ لوٹا کئے تھے مزے کیسے دھن کے

Marfat.com

چلیں گے پتہ آج کرتوت ایسے
وہ دنیا میں رہتے تھے فرتوت کیسے
باتیں کریں ہم سے دو ہاتھ ان کے
دنیا میں ہر دم تھے جو ساتھ ان کے
دیں گے قدم بول ان کی گواہی
جو کرتے تھے دنیا میں واہی تباہی
حقیقت جو ساری وہ ظاہر کریں گے
جہنم کو لا ان پہ قاہر کریں گے

"قہر خداوندی"

جو چاہیں انہیں دم میں اندھا بنائیں
پلک کے جھپکنے میں بندہ بنائیں
بھاگیں وہ رستے میں پر کچھ نہ دیکھیں
چیخیں پکاریں مگر کچھ نہ دیکھیں
نہ بڑھ پائیں آگے نہ پیچھیں ہٹیں وہ
کہ رستے میں بے طور یوں ہی ڈٹیں وہ

Marfat.com

## "توضیح" "نبی صلی اللہ کو شہید
## کرنے کا کفار کا منصوبہ"

جنہیں ناز تھا خاص اپنی نگاہ پر
تجھے دیکھ کر بھی وہ آئے نہ راہ پر
جسارت تھی یہ کہ تمہیں ڈھونڈ پائیں
کہ آتش عداوت کی آگے بڑھائیں
جسارت تھی ان کو نبیؐ جب کہ سوئیں
مبارک لہو میں وہ ناخن ڈبوئیں
کبھی بات ظالم ہماری نہ بھولیں
نہ ہو گا کبھی خاکِ پا کو بھی چھو لیں
خدا تیرا ہر دم نگہباں ہو گا
جو نازل تسلی میں قرآن ہو گا
مسخ ان کو چاہیں جو یک بار کر دیں
کھڑے ہیں جہاں ان کو مسمار کر دیں

Marfat.com

نہ بڑھ پائیں آگے نہ پیچھے مڑیں وہ
کہ ظالم دلوں میں بس اپنے کڑھیں وہ
کبھی لوٹ اپنے وہ گھر کو نہ جائیں
خبردار بھولے میں سَر ہو نہ جائیں

## "بڑھاپا ایک نشانی"

بڑھاپا جو آئے تو ناقص ہو تن بھی
سمجھ اس کی جائے تھکے اس کا من بھی
تن و جاں میں داخل خلل ہی خلل ہوں
رگ و پئے میں ہر جا پہ مرض و علل ہوں
بڑھاپے کا تحفہ ہمیں خود ہیں دیتے
تکبر کا بدلہ سبھی سے ہیں لیتے
مگر سوچ انساں کو آئے نہ ہرگز
وہ دل کو خدا سے لگائے نہ ہرگز

Marfat.com

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشعر --- علی الکافرین

"تاثیر کلامِ خداوندی"

سکھایا نہیں شعر امی لقب کو
نہ حاجت ہمیں تھی نہ محبوبِ رب کو
نہیں شعر بلکہ یہ ذکرِ جہاں ہے
جو لایا ہے تم تک وہ آخر زماں ہے
نصیحت کی باتیں سناتا ہے قرآں
جو زندہ ہیں ان کو جتاتا ہے قرآں
جو پوری یہاں پر یہ حاجت نہ ہو گی
تو زندہ دلوں میں وہ بہجت نہ ہو گی
اتارا ہے قرآں رسولِ امیں پر
کہ ثابت ہو حق آج سب کافریں پر

Marfat.com

اولم یروا انا خلقنا لھم مما --- افلا یشکرون

## بیانِ قرآن ، "انعام خداوندی"

وہ دیکھیں کہ کیا کچھ بنایا خدا نے
کہ خود ہی جہاں کو سجایا خدا نے
کہ ہاتھوں بنائے یہ اَنْعام سارے
جو گھر لوٹتے ہیں سرِ شام سارے
سبھی ان کے مالک بنے پھر رہے ہیں
وہ گردن کو اپنی تنے پھر رہے ہیں
کسی کو سواری میں ملتا مزا ہے
کسی کا لَحَم ان کی اچھی غذا ہے
اونٹوں کا دیکھو ذرا یہ تسلسل
بارِ گراں یہ اٹھائیں مسلسل
پیتے ہیں جو دودھ تازہ بہ تازہ
کریں شکر اس بات کا ہے تقاضہ
بناتی ہے قدرت یہ ہاتھوں کھلونے
بڑے خوبصورت بڑے ہی سلونے

یہ صحرا کی چھاتی پہ پلتے رہیں گے
جو دیکھیں گے ان کو مچلتے رہیں گے
پڑے ہیں تکبر میں جو ان کے مالک
ودِیعت ہے جس کی وہ کیسا ہے خالق ؟
منافع مشارب سبھی ان کو حاصل
ہوا شوقِ حق سے نہ دل ان کا واصِل
وہ دیکھیں ذرا بے زباں کا تذلّل
عبادت میں ان کی نہ آئے تخلّل

Marfat.com

# "دوبارہ جی اٹھنے پر یقین نہ کرنے والوں کی گوشمالی"

واتخذو امن دون اللہ --- وما یعلنون

خصلت برائی کی تیکھی ہے ان میں
محبت کی ہر بات پھیکی ہے ان میں
خدا چھوڑ کر وہ صنم پوجتے ہیں
محبت کے بدلے ستم سوجھتے ہیں
شاید کے بت ان کی نصرت کریں گے
وہ پوری کوئی ان کی حسرت کریں گے
حاشا نہ ہوں گے وہ نصرت کے قابل
ہوئے سب خدا ان کے حسرت کے قابل

سنو ان کو حاصل یہ طاقت کہاں ہے
جو کرتے ہو اس میں حماقت نہاں ہے
غضب ہے کہ پتھر خدا بن رہے ہیں
یہ انسان ہو کر گدا بن رہے ہیں

Marfat.com

لیا گھیر محشر نے ان کو جو بڑھ کر
وہ رہ جائیں اس دم زمیں میں ہی گڑھ کر
سبھی جگھٹا ہو گا اس دن ہراساں
سبھی گھیر لائیں گے جس دن بآساں

اپنے محبوب نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے اظہار محبت و مَوانست

تمہیں ان کی باتیں نہ غم ناک کر دیں
شیاطیں کی گھاتیں نہ نم ناک کر دیں
ہمیں علم ہے ان کی ستیا گری کا
مذہب ، سیاست میں سودا گری کا

چھپائیں انہیں یا کہ ظاہر کریں وہ
خباثت کو دل سے نہ باہر کریں وہ

Marfat.com

اولم یرا الانسان ---

"هوبکل خلقِ علیم"

"خلّاق عالم اور حقیر انسان"

واقف نہیں انساں کاف و کنوں سے
بنایا ہے کس نے اسے خاک و خوں سے
نطفے سے ہم نے ہی پیدا کیا تھا
عدم سے ہر انساں ہویدا کیا تھا
دیکھو تو کیسا وہ الجھا ہوا ہے
کہتا ہے خود کو وہ سلجھا ہوا ہے
مثالیں وہ لا کر بتاتا ہے ہم کو
دہر کی حقیقت جتاتا ہے ہم کو
کہے ہے کہ مردار زندہ نہ ہوتا
وہ مر کے کبھی خوار زندہ نہ ہوتا
ہے دیتا مثالیں وہ تیکھی زباں سے
ہے بھولا یہ ناداں تھا آیا کہاں سے

Marfat.com

ہے کہتا نکالنے گا کون اس بلا سے
جو ہو راکھ کا ڈھیر مردہ قضا سے
کہو وہ بنائے گا جس نے کہ پہلے
بنایا تھا اس کو سنبھلنے سے پہلے
وہ جانے سبھی راز دانائے عالم
ہے جاری امر جس کا بالائے عالم

الذی جعل لکم من اشجر ---
ثم الیہ ترجعون

ہرے شجر میں جس نے آتش بنا دی
الاؤ سے پھر جوت اس میں جگا دی
جو نمدار شاخوں سے شعلہ نکالا
گئی جس سے ٹھنڈک اڑا جس سے پالا
تاپو ہو تم اس کو برد و شتا میں
سہانی سلونی تمہاری ہیں شامیں
بنایا ہمیں نے ہے سارے جہاں کو
اشارے سے پیدا کیا این و آں کو

Marfat.com

قادر نہیں کیا وہ خالق تمہارا ؟
بنانے پہ دارِ فناہ کو دوبارہ

کیا جس نے پیدا ہے ارض و سما کو
وہ لائے گا تازہ جہاں اور فضا کو
وہ خلّاقِ عالم ہے ربِّ علیم
امر اس کا جاری ہے مثلِ نسیم
ارادے سے اپنے وہ ہر شئے بنائے
کن کے اشارے سے سب ہوتا جائے
ہے ذاتِ منزّہ کی ہر شے پہ شاہی
کیا انس و جاں اور کیا مرغ و ماہی
زن و مرد و محتاج و شاہ و گدا بھی
ہیں اس کے ہی بندے رسا نارسا بھی
پھرو گے تم آخر کو اس کی طرف ہی
ازل ہو اَبد سب ہیں اس کی طرف ہی

Marfat.com

صَدَقَ اللہ العظیم و صَدَقَ رسُولُہُ النبیّ الکریمُ
الامین وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشّاھِدِینَ
والشَاکِرین وَالْحَمْدُ لِلّٰہ رَبِّ العَالَمین

سچا اِلٰہ ہے تو سچا رسول
کیا ہم نے قرآں کو دل سے قبول
شاہد بھی اس کے ہیں شاکر بھی اس کے
بندے بھی اس کے ہیں ذاکر بھی اس کے
شکر ھدٰی ہے جو واجب سبھی پر
درودوں کے تحفے ہوں اس کے نبی پر
ساری ہی تعریفیں رَبِ عُلا کی
ہدایت کی نعمت ہے جس نے عطا کی

# ہماری چند اسلامی کتب

- حکایاتِ صحابہ
- فضائلِ نماز
- فضائلِ تبلیغ
- فضائلِ رمضان
- فضائلِ ذکر
- فضائلِ درود شریف
- فضائلِ قرآن
- نزولِ رحمت
- مرکزِ تجلیات
- اندازِ سخن
- نمازکے سبق
- المصطفیٰ
- الاسلام
- اسلامی فقہ
- فتنۂ یہود
- رحمتِ عالم
- لاہور کے چند بڑے اولیاء
- ملتان کے چند بڑے اولیاء
- جھنگ کے چند بڑے اولیاء
- حضرت موسیٰ اور نبی اسرائیل
- حضرت یوسف علیہ السلام
- شاہ ولی اللہ اور ان کا خاندان
- سفرِ حجاز
- ولادتِ نبوی
- شہیدِ اعظم
- اسلام اور مسیحیت
- الاذان
- الطہارت
- آدابِ زندگی
- عربی ادب دورِ جاہلیت
- انسانیت تاریخ کے جھروکوں میں
- توحید، نبوت، قیامت

آپ کا گھر، لائبریری اسلامی افروز کتب سے خالی نہ رہے
ہمارا نمائندہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوگا۔

297.16 ع 16 ت
*33429-U-67*

مکمل فہرست

تخلیق کراچی ۳۳

# تحریفات

# قرآنِ کریم

# قلبِ قرآنِ کریم

# سُورۂ یٰسین

تالیف

الحاج محمد سعید عارف

Marfat.com